357

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 17-نومبر 2005

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ اوراوقاف)

(I) نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(II) غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

3۔ توجہ دلاؤنوٹس

4۔ سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو ایوان میں متعارف کروائے جائیں گے)

i۔ مسودہ قانون پنجاب (تنسیخ) تقریبات شادی (امتناع ظاہری نمود و نمائش وبے جا مصارف) مصدرہ 2005

ii۔ مسودہ قانون پنجاب ملازمین کارکردگی، نظم وضبط اوراحتساب مصدرہ 2005

iii۔ مسودہ قانون (ترمیم) انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ 2005

359

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعرات 17۔نومبر 2005

(یوم الخمیس،14۔شوال 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسۡتَقَٰمُواْ تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُواْ وَلَا تَحۡزَنُواْ وَأَبۡشِرُواْ بِٱلۡجَنَّةِ ٱلَّتِي كُنتُمۡ تُوعَدُونَ o نَحۡنُ أَوۡلِيَآؤُكُمۡ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِۖ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَشۡتَهِيٓ أَنفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ o نُزُلٗا مِّنۡ غَفُورٖ رَّحِيمٖo

سورۃ حٰم السجدۃ آیات 30تا32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤo ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں)۔ اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہوگی) o (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہےo

وما علینا الا البلاغo

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے، آج محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ اور اوقاف سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

زلزلہ زدگان کی صورتحال پر بحث کے لئے ایوان میں وقت کا مقرر کیا جانا

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں ایم۔ایم۔اے کی طرف سے میں تھا، پیپلز پارٹی کی طرف سے رانا آفتاب صاحب اور مسلم لیگ(ن) کی طرف سے رانا ثناء اللہ صاحب شریک ہوئے تھے جبکہ حکومت کی طرف سے وزیر قانون صاحب تھے۔ ہم نے وہاں پر یہ کہا تھا کہ جمعرات کو زلزلہ زدگان کے لئے بحث رکھی جائے تو جناب نے یہ فرمایا تھا کہ ٹھیک ہے ہم جمعرات کو ایک دن کے لئے زلزلہ زدگان پر بحث رکھ لیتے ہیں لیکن آج کے ایجنڈے میں اس بحث کے حوالے سے کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آج ہی بحث کروا دیتے ہیں۔ جی، وزیر قانون صاحب! آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں، آج رکھنی ہے تو آج رکھ لیں، اگر آپ مناسب سمجھیں تو Monday کو رکھ لیں۔ آپ بے شک ایک دن کی بجائے دو دن زلزلہ زدگان کے لئے بحث رکھ لیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تو ٹھیک ہے آج زلزلہ زدگان کے لئے بحث کروا دیتے ہیں۔

مجلس قائمہ برائے تعلیم کا مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب 2005 کو اراکین کی میٹنگ میں شامل کئے بغیر منظور کر کے ہاؤس میں پیش کرنے کی سفارش

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! دوسری بات جو میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ بڑی اہم

ہے۔ چونکہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور یہ بڑا ضروری ہے کہ اگر کوئی بے ضابطگی ہو رہی ہو تو وہ آپ کے علم میں آنی چاہئے۔ یہاں پر ایک بل پیش کیا گیا ہے The University of Central Punjab (Amendment) Bill, 2005 (Bill No.15 of 2005). اور مجلس قائمہ برائے تعلیم نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ان کی میٹنگ 15۔نومبر 2005 کو ہوئی ہے اور اس میں انہوں نے اس بل کو متفقہ طور پر منظور کر کے ہاؤس میں پیش کرنے کی سفارش کی ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے تین فاضل ممبران احسان اللہ وقاص صاحب، بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن صاحب اور محترمہ صائمہ بخاری صاحبہ نے جناب کو لکھ کر دیا ہے کہ نہ تو اس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی ہے اور نہ ہی کسی نے میٹنگ بلائی ہے۔ یہ محض کارروائی ڈالنے کے لئے لکھ کر ہاؤس کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح غلط بیانی سے کام لینا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ہاؤس کے ساتھ مذاق کرنے والی بات ہے۔ یہ میٹنگ ہوئی ہی نہیں ہے۔ میں نے بریگیڈیر صاحب سے تصدیق کی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں تو کسی نے اس میٹنگ میں بلایا اور نہ ہی یہ میٹنگ ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ یہ بل کمیٹی نے unanimously پاس کیا ہے تو میں درخواست کروں گا کہ آپ وزیر قانون سے کہیں کہ خدا کے لئے اس اسمبلی سے اس طرح مذاق نہ کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس چیز سے حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ Standing Committee کی میٹنگ کا انعقاد اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے ہوا ہے، minutes بھی اسمبلی سیکرٹریٹ نے لکھے ہیں اور جہاں تک اپوزیشن کے ممبران کی اس میں شمولیت کا تعلق ہے تو اس بابت میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن جہاں تک یہ استدلال ہے کہ میٹنگ ہوئی ہی نہیں، یہ غلط ہے کیونکہ میں اس میٹنگ میں خود موجود تھا۔ میٹنگ ہوئی ہے، باقاعدہ deliberations ہوئی ہیں اس کے بعد کمیٹی نے بل پاس کیا ہے اور پھر اس کی رپورٹ ایوان میں دی گئی ہے تو یہ کہہ دینا کہ میٹنگ ہوئی ہی نہیں ہے، غلط ہے کیونکہ میں خود میٹنگ میں موجود تھا۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں جھوٹ بول رہا ہوں یا محترم وزیر قانون صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ بریگیڈیر (ریٹائرڈ) حسن صاحب جو کہ اس کمیٹی کے ممبر ہیں ابھی گواہی دیں گے۔ احسان اللہ وقاص صاحب اس کے ممبر ہیں اور محترمہ صائمہ بخاری اس کی ممبر ہیں انہوں نے لکھ کر آپ

کو دیا ہے۔ یہاں اس رپورٹ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ کمیٹی نے اس بل کو unanimously پاس کیا ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ میٹنگ ہوئی ہے اور اس بل کو پاس کرنے میں تمام ممبران شامل تھے اور unanimously یہ بل پاس ہوا ہے تو میں اس floor پر یہ کہتا ہوں کہ میں resign دینے کے لئے تیار ہوں۔ میں وزیر قانون سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ اگر یہ جھوٹ ثابت ہو جائے تو پھر یہ اپنی بات کرنے کے لئے سوچ لیں کہ انہوں نے کیا کرنا ہے۔ میری بات کی تصدیق بریگیڈیر (ریٹائرڈ) حسن صاحب کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! معزز ممبر دو باتیں کر رہے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میٹنگ ہوئی ہے یا نہیں میں یہ کہ رہا ہوں کہ باقاعدہ میٹنگ ہوئی ہے، اس کی صدارت مجلس قائمہ کے چیئرمین چودھری محمد ارشد صاحب نے کی ہے اور اس کے ممبران میں سے جوزف حاکم دین صاحب، محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ، محترمہ نگہت سلیم خان صاحبہ اور محترمہ سعدیہ ہمایوں صاحبہ موجود تھیں یعنی باقاعدہ میٹنگ ہوئی ہے۔ یہ کہنا کہ بل متفقہ طور پر منظور ہوا ہے یا نہیں ہوا میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں تھوڑی دیر کے لئے میٹنگ میں خود گیا تھا۔ باقاعدہ میٹنگ جاری تھی، اس کی proceeding ہو رہی تھی، ممبرز deliberations کر رہے تھے۔ اب minutes میں کیا لکھا گیا ہے یہ میرا یا حکومت کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ کمیٹی کی proceeding ہے اس مجلس قائمہ کے جو چیئرمین ہیں He is the proper person وہ بتائیں کہ اس کو متفقہ طور پر کیوں لکھا گیا ہے؟ میں آپ سے اس حد تک اتفاق کرتا ہوں کہ اس میٹنگ میں بریگیڈیر حسن صاحب، احسان اللہ وقاص صاحب اور محترمہ صائمہ بخاری صاحبہ نہیں تھیں لیکن باقاعدہ میٹنگ ہوئی ہے۔ ان ممبران کو اطلاع نہ ہوئی ہو یا یہ میٹنگ میں شریک نہ ہوئے ہوں تو یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ آپ کا یہ فرمانا کہ میٹنگ ہوئی ہی نہیں یہ درست نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ 15 تاریخ کو اسمبلی session میں تھی چونکہ اسمبلی session میں ہے لہذا آپ نے اس کمیٹی کی میٹنگ کی اجازت دی ہو گی۔ سب سے اہم

مسئلہ یہ ہے کہ ?Why three opposition members have been ignored یہ اسمبلی میں آئے ہوئے تھے۔

They should have been properly conveyed by the Assembly Secretariat.

جناب جوزف حاکم دین: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ پروین سکندر گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز، تشریف رکھیں۔پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! قانون سازی کے معاملات میں ان ممبران کے تحفظات ہو سکتے ہیں۔انہوں نے کہا ہے کہ یہ بل unanimously پاس ہوا ہے۔

First of all you should hold an inquiry why three members were not invited in that meeting.

اگر ان کو کوئی اطلاع ہوئی ہوتی تو یہ ایک logical بات ہے کہ یہ ضرور میٹنگ میں جاتے۔دوسرا اگر آپ اس طرح قانون سازی کریں گے تو یہ اچھا تاثر نہیں جائے گا۔راجہ صاحب نے میٹنگ میں شریک ہونے والے ممبران کے نام گنوا دیئے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم admit کرتے ہیں کہ یہ ممبران شریک ہوئے ہوں گے مگر اس میٹنگ میں اپوزیشن کے ممبران کو شامل نہ کرنا بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میٹنگ میں کورم پورا ہونا چاہئے اور کورم پورا تھا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب! کورم کی بات نہیں ہے۔ہمارے ممبران کو تو inform ہی نہیں کیا گیا۔ Lets say آپ اجلاس بلا لیتے ہیں لیکن ممبران کو اطلاع نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: یہ ٹھیک ہے کہ ممبران کو inform تو کرنا چاہئے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب! وہ آئیں یا نہ آئیں لیکن They should be properly informed. اس بابت آپ انکوائری کروائیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں خود یہ verify کر لوں گا۔ابھی ہاؤس کو چلنے دیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔جناب والا! معزز رکن نے ہاؤس کے floor پر کہا ہے

کہ میں resign کر دوں گا تو اب وہ resign کریں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ کافی بات ہو چکی ہے۔ اب اس پر کوئی debate تو نہیں کروانی۔ میں خود اس معاملے کو verify کر لوں گا۔ پہلا سوال لالہ شکیل الرحمن صاحب کا ہے۔

جناب جوزف حاکم دین: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میٹنگ ہوئی ہے۔ میں خود اس میٹنگ میں موجود تھا۔

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر! میں بھی اس میٹنگ میں شریک تھی۔ میٹنگ ہوئی ہے۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بریگیڈیر صاحب! تشریف رکھیں۔ میں نے کہا ہے کہ میں خود اس کو verify کروا لوں گا۔ ابھی اس پر آپ نے کیا debate کرنی ہے؟ کافی بات ہو گئی ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

جناب جوزف حاکم دین: جناب سپیکر! میں ایک clarification دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے کیا clarification دینی ہے؟ میں آپ کو چیمبر میں بلا کر clarification کر لوں گا۔ میں اپنے چیمبر میں آپ کو بلا کر آپ کی بات سن لوں گا۔ پلیز تشریف رکھیں۔ وزیر قانون نے بتا دیا ہے کہ آپ وہاں میٹنگ میں موجود تھے۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی فرمائیں، آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: Kindly let me clarify the point. بات یہ ہے کہ جس دن ایجوکیشن کمیٹی کی پہلی میٹنگ ہوئی تھی اس میں راجہ بشارت صاحب تشریف رکھتے تھے، عمران مسعود صاحب حاضر تھے، جس وقت ایجوکیشن کمیٹی شروع ہوئی میں اس کی بات کر رہا ہوں۔ Sir, please listen to me میں نے بیٹھ کر نہیں بلکہ کھڑے ہو کر بات کی تھی کہ ایجوکیشن کے معاملے میں نہ حکومت ہے، نہ اپوزیشن بلکہ we are one اور ہم ایک ہو کر چلیں گے اور ایجوکیشن کی بہتری کے لئے کام کریں گے اور ہمارا کبھی کوئی اختلاف نہیں ہو گا۔ It is on record گل صاحبہ تشریف رکھتی ہیں۔ ہمارا کبھی کوئی اختلاف نہیں ہوا اور ہم نے سارے decisions unanimously لئے ہیں اور جو بھی ہماری proposals تھیں وہ ہم دیتے رہے۔ جب پرائیویٹ یونیورسٹیوں کے حوالے سے بل پاس ہوئے تو اس میں ایک شق شامل ہوئی کہ کوئی بھی یونیورسٹی

دس سال تک کوئی اور کیمپس نہیں کھولے گی۔ I was the only person who objected on this کہ آپ دس سال کی restriction کیوں لگاتے ہیں؟ اگر وہ یونیورسٹی دس سال سے پہلے اس قابل ہو جاتی ہے کہ کہیں کیمپس کھولے تو اسے کھولنے چاہئیں۔ گورنمنٹ کے سیکرٹری کا بھی unanimous decision تھا یہاں پر ملک مقصود صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ سب کا unanimous decision تھا کہ ہم نے دس سال تک نیا کیمپس کھولنے کی اجازت نہیں دینی اور جب یہ یونیورسٹی establish ہو گی تو پھر کہیں اور کیمپس کھولے گی اس لئے ہم نے دس سال کی یہ restriction لاگو کرنی ہے۔ خصوصاً جب ایف سی کالج کو یونیورسٹی بنانے کا بل پاس ہوا تو میں نے وائس چانسلر کے سامنے یہ بات کی تھی کہ ہمارے ہاں گارڈن کالج کرسچئن کا انسٹیٹیوٹ ہے آپ اس میں کیمپس کھولئے کیونکہ ایف سی کالج ایک اچھا انسٹیٹیوشن ہے اس لئے وہاں پر اس کا کیمپس ہونا چاہئے لیکن یہ بات متفقہ طور پر کی گئی کہ ہم نے دس سال تک کوئی کیمپس نہیں کھولنا۔ اس بل کے حوالے سے مجھے 14 تاریخ کو بلایا گیا۔ میں وہاں پر حاضر ہوا۔۔۔

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر!۔۔۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: گل صاحبہ پلیز! تشریف رکھئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔ میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: جناب والا! ہم وہاں پر چار بندے حاضر تھے۔ ان میں جناب چیئرمین ارشد صاحب تھے۔ گل صاحبہ تھیں، میں اور صائمہ بخاری تھیں۔ میں نے وہاں پر یہ واضح کیا تھا کہ جب آپ نے ایک شرط لگائی ہے کہ دس سال تک کسی پرائیویٹ یونیورسٹی کو کہیں کیمپس کھولنے کی اجازت نہیں دینی تو پھر اس یونیورسٹی کے لئے آپ یہ Amendment Bill کیوں لا رہے ہیں۔ میں اس کی بھرپور مخالفت کرتا ہوں۔ صائمہ بخاری نے مجھے support کیا تھا۔ اگر چیئرمین کے پاس اتنا moral courage ہے تو وہ بتائیں گے کہ انہوں نے بھی اس کی مخالفت کی تھی۔ وہاں پر گل صاحبہ نے مخالفت کی تھی۔ ہم نے کہا تھا کہ آپ نے یہ بات کرنی ہے۔۔۔

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر!۔۔۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن:.Sit down please ہم نے یہ کہا تھا کہ اگر آپ نے اس میں کوئی ترمیم لانی ہے تو It would be a total amendment یعنی کہ سب یونیورسٹیوں کے لئے It should be applicable اور دس سال کی restriction کو forgo کریں تب اس یونیورسٹی کو اجازت دیں۔It is on record کہ چیئرمین نے کہا تھا کہ ہائر کمیشن سے پوچھیں اور اس پر further deliberation ہو گی تب ہم اس بل کو پاس کریں گے اور یہ بل منظور نہیں ہوا تھا۔ 14 تاریخ گزرتی ہے۔ میں 15 تاریخ کو نذیر سعید سیکرٹری ایجوکیشن کے پاس اپنے کسی کام کے لئے گیا تو انہوں نے کہا کہ آج میٹنگ ہو رہی ہے۔ میں نے کہا کہ میٹنگ نہیں ہو رہی۔ ہمیں تو کوئی خبر نہیں ہے۔ میں نے یہاں پر احسان اللہ وقاص سے پوچھا کہ کیا آج کوئی میٹنگ ہو رہی ہے تو انہوں نے کہا کہ کوئی میٹنگ نہیں ہو رہی۔ صائمہ بخاری بیٹھی تھی میں نے ان سے پوچھا کہ کوئی میٹنگ ہو رہی ہے تو انہوں نے کہا کہ کوئی میٹنگ نہیں ہو رہی۔ 15 تاریخ کو ارشد صاحب سے بھی میری بات ہوئی تھی انہوں نے کہا کہ مجھے بھی کسی نے نہیں بتایا تھا، راجہ بشارت صاحب وہاں گئے اور انہوں نے اپنے ایک دو ممبر بلائے ہوئے تھے اور میٹنگ کر لی۔ ہم اس کے مخالف نہیں ہیں لیکن آج یہ کہنا کہ بریگیڈیر محمد حسن بھی شامل ہے، احسان اللہ وقاص بھی شامل ہے۔ صائمہ بخاری بھی شامل ہے اور unanimously اس بل کو پاس کر دیا گیا ہے۔

This is not appreciable and I would walk out on this.

جناب سپیکر: بات بھی کر لی ہے اور اب واک آؤٹ بھی کرتے ہیں۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: اگر اس ایجوکیشن کمیٹی کے اندر کچھ self respect ہے اور اگر آج گل صاحبہ اور ارشد صاحب کے اندر self respect کا کوئی جذبہ ہے تو unanimously سب ایجوکیشن کمیٹی سے resign کریں کیونکہ یہ ایجوکیشن کمیٹی کے نام کے خلاف ہے۔ یہ ہماری عزت کے خلاف ہے (نعرہ ہائے تحسین)

راجہ بشارت نے جا کر یہ کام کیا ہے۔ راجہ بشارت یہ کام کر سکتا ہے اور کرتا ہے لیکن میں نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: جھوٹ بولنا اچھی بات نہیں ہے اور ہم احتجاجاً اس پر ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن بریگیڈیر محمد حسن ایوان سے واک آؤٹ کرنے لگے)

جناب سپیکر: بریگیڈیر صاحب!آپ نے بات بھی کر لی ہے اور ابھی واک آؤٹ بھی کر رہے ہیں۔ آپ کو موقع دیا گیا ہے، آپ نے بات کر لی ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

(جناب سپیکر کے کہنے پر معزز رکن بریگیڈیر محمد حسن نے ایوان سے واک آؤٹ نہ کیا)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بریگیڈیر صاحب میرے انتہائی قابل احترام بزرگ ہیں۔ یہ رویہ جو اختیار کرتے ہیں۔ میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو ممبر بنے ہوئے تین سال ہو چکے ہیں۔ یہ باریش آدمی ہیں، بزرگ ہیں۔ انہوں نے سروس کی ہے اور ان کا تجربہ ہے۔ کم از کم ان کو اس بات کا اتنا احساس ضرور ہونا چاہئے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے ساتھ گورنمنٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹیز ہیں۔

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: آپ خود وہاں گئے ہیں۔

جناب سپیکر: بریگیڈیر صاحب! بطور لاء منسٹر وہ اس کمیٹی کے ممبر ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اس کم علمی کے متعلق کیا عرض کر سکتا ہوں کہ ہر کمیٹی کی میٹنگ میں لاء ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ موجود ہوتا ہے اور لاء منسٹر جا سکتا ہے۔ concerned minister اس کا Ex-Officio Member ہوتا ہے۔ اگر ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں لیکن جہاں تک اس کمیٹی کی میٹنگ کا تعلق ہے تو اس میں ابہام صرف اس بات کا ہے کہ کیا یہ تین ممبر شامل تھے یا نہیں تھے اور اگر نہیں تھے تو یہ کیوں لکھا گیا ہے کہ متفقہ طور پر میٹنگ ہوئی ہے؟ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میٹنگ ہوئی نہیں ہے تو میں عرض کرتا ہوں کہ باقاعدہ میٹنگ ہوئی ہے، حاکم صاحب موجود تھے، پروین گل صاحبہ موجود تھیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین موجود تھے اور ممبر موصوف خود فرما رہے ہیں کہ سیکرٹری تعلیم نے ان کو کہا ہے کہ آج میٹنگ ہو رہی ہے تو پھر اس سے زیادہ اور کیا بات ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ!

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، تشریف رکھیں۔

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر! جو بات انہوں نے فرمائی کہ راجہ صاحب تشریف فرما تھے، جتنی سٹینڈنگ کمیٹیوں کے الیکشن ہوئے تھے ان میں لاء منسٹر یا سیکرٹری نے بیٹھ کر کروانے تھے۔ وہ پہلی میٹنگ کی بات تھی۔ اب دونوں دن میٹنگ ہوئی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے اس کی اطلاع دی ہے۔ اسمبلی سیکرٹریٹ سے بھی اس کی اطلاع ملی ہے۔ اگر اطلاع کے بعد کوئی تشریف نہیں لاتا، جہاں تک بریگیڈیر صاحب کے مؤقف کی بات ہے میں اس میں دو چیزیں واضح کرنا چاہوں گی کہ دس سال کی پابندی تھی کہ دس سال تک دوسرے اضلاع یا دوسرے صوبوں میں یونیورسٹی کا کوئی کیمپس نہیں کھول سکتے لیکن انہوں نے تو یونیورسٹی کے لئے اپنا پورا criterion complete کیا ہے۔ یونیورسٹی کے لوگوں اور Accreditation Committee نے یہ کہا کہ یہ قواعد و ضوابط کے مطابق criterion پورا کر رہے ہیں لیکن ان کی monoply ہو جائے گی اس لئے ہم اس کی اجازت نہیں دیتے لیکن ان کو کالج کے انسٹیٹیوشن کے چارٹر کی اجازت دیتے ہیں otherwise تو وہ criterion پورا کر رہے ہیں اور آپ ان کی یونیورسٹیز کو بھی نہیں روک سکتے چاہے وہ جتنے اضلاع میں بھی بنانا چاہیں۔ میں پھر عرض کروں گی کہ میٹنگ ہوئی ہے اور اس کی اطلاع بھی ہوئی ہے۔ اسمبلی اجلاس کے لئے بھی ہمیں نوٹس جاتا ہے۔ اگر ہم نہیں آتے تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اسمبلی کا اجلاس بھی نہیں ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب ارشد محمود بگو!

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: بریگیڈیر صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ آپ نے کافی بات کر لی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے یہ کہا ہے کہ وہ میٹنگ ہوئی ہے۔ سارا ہاؤس جانتا ہے کہ بریگیڈیر صاحب بہت کم گفتگو کرتے ہیں لیکن جب کرتے ہیں تو۔۔۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ اگر میٹنگ ہوئی ہے تو میں مستعفی ہو جاؤں گا اس لئے پہلے یہ استعفیٰ دیں۔

جناب سپیکر: پلیز بات کرنے دیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! مجھے ایک بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب سپیکر! یہاں پر دو issues ہیں۔ پہلے انہوں نے کہا کہ میٹنگ نہیں ہوئی اور انہوں نے یہاں پر کھڑے ہو کر موچی دروازے والی زبان استعمال کی کہ اگر میٹنگ ہوئی ہے تو میں مستعفی ہو جاؤں گا اگر نہیں ہوئی تو وہ مستعفی ہوں گے۔ اب میں آپ سے یہ پوچھوں گا کہ انہوں نے اس floor پر کھڑے ہو کر بڑے اعتماد سے باتیں کی ہیں۔ ہم یہاں پر مختلف مسائل حل کرنے کے لئے گفت و شنید کرتے ہیں لیکن صرف اپنی اخباری کوریج کے لئے اس قسم کی بڑھکیں مارنا کسی ممبر کو زیب نہیں دیتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ وہ بات ایک بار ہو چکی ہے لیکن آپ بار بار repeat کر رہے ہیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جناب ارشد محمود بگو!

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ میں نے ارشد محمود بگو صاحب کو floor دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: یہ گالیاں دیتے رہیں اور آپ ہمیں بولنے بھی نہ دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔ جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں ابھی بھی اپنے اس مؤقف پر قائم ہوں۔ میں نے یہ مؤقف اختیار کیا تھا کہ یہ میٹنگ ہوئی ہی نہیں ہے۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ اس ہاؤس میں اپوزیشن کی طرف سے بھی اور حکومت کی طرف سے بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جو بات کرتے ہیں تو ان کی بات پر جی جان کرنے کو جی چاہتا ہے۔ پتا چلتا ہے کہ یہ سچ بول رہے ہیں۔ بریگیڈیر صاحب بھی ان لوگوں میں سے ہیں کم بولتے ہیں لیکن جب بولتے ہیں تو ٹھیک طریقے سے بولتے ہیں۔ یہ بالکل confirm بات ہے کہ یہ میٹنگ نہیں ہوئی۔ بات اس پر ختم ہو گئی تھی کہ آپ اس کی انکوائری کروائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ کتنے سینئر پارلیمنٹرین کی طرف سے بار بار اس بات کا استدلال کرنا کہ میٹنگ ہوئی ہی نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ treasury benches کا ایک ممبر بھی اس کمیٹی میں شامل نہیں ہو گا۔ رانا ثناء اللہ خان

صاحب، رانا آفتاب احمد خان صاحب، چودھری اصغر علی گجر صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اسمبلی کا ریکارڈ میرے پاس موجود ہے۔on oath ممبر اسمبلی یہاں پر کہہ رہے ہیں کہ میٹنگ ہوئی ہے۔ بگو صاحب تو اس کمیٹی کے ممبر ہی نہیں ہیں لیکن جو ممبران ہیں وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ میٹنگ ہوئی ہے۔ یہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ میٹنگ نہیں ہوئی، کمیٹی بنائی جائے جو کمیٹی اس بات کا جائزہ لے کہ کیا میٹنگ ہوئی ہے یا نہیں؟ اگر ریکارڈ سے میٹنگ ہونا ثابت ہو جاتا ہے تو پھر ارشد بگو صاحب کو یہاں سے استعفیٰ دینا چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب فیاض الحسن چوہان: جناب والا! پھر میری بات سچ ثابت ہوئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بگو صاحب کو بات کرنے دیں۔ تشریف رکھیں۔ بات کو ختم بھی ہونے دیں۔ جی، بگو صاحب! آپ فرمائیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جہاں سے راجہ صاحب نے میری بات interrupt کی ہے میں وہاں سے شروع کرتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بعض لوگوں پر اعتماد کرنے کو جی چاہتا ہے۔ بریگیڈیر صاحب ان لوگوں میں سے ہیں۔ دوسری طرف کردار راجہ صاحب کا ہے۔ راجہ صاحب ہمارے لئے بہت ہی معزز ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ فن دیا ہے کہ جب [************]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو: یہ ماشاء اللہ ان کا فن ہے، ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ فن دیا ہے، اس کا ثبوت میں دیتا ہوں کہ انہوں نے اسی ہاؤس میں ایک دفعہ یہ کہا تھا کہ ہم نے کسی پارلیمنٹ کے ممبر کو۔۔۔

چودھری صبغت اللہ (ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ زیادتی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب فیاض الحسن چوہان: یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ارشد محمود بگو: کسی پارلیمنٹ کے ممبر کو نوٹس نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! ان کی گفتگو جو ہے۔ جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔ (قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اگر اس اسمبلی میں یہ گفتگو ہونی ہے کہ ہم نے ایک دوسرے کے باہمی احترام یا عزت کو ملحوظ خاطر نہیں رکھنا تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر شاید سارے دوستوں کے لئے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں ٹریژری بنچز کے لئے بھی اور اپوزیشن کے لئے بھی۔ بگو صاحب کا بار بار ایک غلط بات پر، میں پھر یہ کہتا ہوں کہ میں ان کی زبان استعمال نہیں کرنا چاہتا لیکن ایک غلط بات پر بار بار استدلال کرنا کہ یہ نہیں ہوا۔ یہ نہیں ہوا، وہ نہیں ہوا۔ جناب سپیکر! You are the best Judge. چونکہ اسمبلی سے متعلقہ معاملہ ہے۔ اسمبلی کا ریکارڈ بھی آپ کے سامنے ہے اور کیا یہ ممبران جن کا ریکارڈ میں آپ کو دے رہا ہوں اگر یہ on oath آپ کے سامنے کہتے ہیں کہ میٹنگ ہوئی ہے تو پھر اس معزز رکن کو اس بات کا کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس معزز ایوان میں بیٹھے۔ دوسری بات میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ اس کو discussion میں لے کر جائیں You are the best Judge فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ آپ کے سیکرٹریٹ نے نوٹس جاری کیا۔ آپ کے سیکرٹریٹ نے minutes جاری کئے۔ آپ کے سیکرٹریٹ کے پاس ریکارڈ موجود ہے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ میٹنگ ہوئی ہے یا نہیں۔ آپ نے ہی یہ فرمانا ہے۔ (قطع کلامیاں)

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ وضاحت کروں گا کہ ---

جناب سپیکر: رانا صاحب ! بگو صاحب کو میں نے floor دیا ہوا ہے۔ رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ پروین سکندر گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے بات کر لی ہے۔

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ پچھلی میٹنگ یعنی 14 تاریخ کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔ سیکرٹری ایجوکیشن کو یہ کہا گیا کہ آپ سنٹرل یونیورسٹی کے جو by-laws ہیں ان میں correction کروالیں اور تین دن کے اندر میٹنگ کی جائے گی اور یہ سب کچھ بریگیڈیر صاحب کی موجودگی میں ہوا۔ اگر 15 کو دوبارہ میٹنگ ہو گئی ہے اور ان کو اطلاع کے

بعد یہ نہیں آئے یا برا نہیں بننا چاہتے، کیونکہ وقاص صاحب کی یہ بات ہے، ادھر ہمارے ساتھ بھی کہتے ہیں کہ ہم اچھے تعلقات رکھیں اور دوسری طرف سامنے آنا بھی نہیں چاہتے۔ میں نے ان سے کہا کہ میٹنگ ہو رہی ہے تو اس کے باوجود اگر وہ موجود نہیں تھے تو اس میں دوسروں کا کیا قصور ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میٹنگ ہوئی نہیں ہے۔ لاء ڈیپارٹمنٹ کے افسر وہاں پر موجود تھے، محکمہ تعلیم کے افسر وہاں پر موجود تھے۔

جناب سپیکر: شکریہ

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! راجہ بشارت صاحب سے میں یہ کہوں گا کہ ہم اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہر فرد کی، ہر ممبر کی بڑی عزت کرتے ہیں، یہ ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ ان کی عزت ہمارے سر آنکھوں پر لیکن جو بات یہ کرتے ہیں بعض دفعہ اس بات سے خود twist کر جاتے ہیں۔ میں اس ہاؤس کی ایک مثال دے کر بات کو ختم کر دیتا ہوں۔ اسی ہاؤس میں، میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ اس ہاؤس میں حکومت کے فاضل ممبران کو حکومت نے نوٹس جاری کئے ہیں، جی ایم سکندر صاحب نے نوٹس جاری کئے ہیں کہ آپ لیٹ کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے floor پر کھڑے ہو کر کہا تھا کہ ہم نے نوٹس جاری نہیں کئے۔ اتنے میں کرنل سر خرو صاحب یہاں پر بیٹھے تھے وہ کھڑے ہو گئے انہوں نے کہا کہ میں تو in time آتا ہوں گورنمنٹ نے مجھے نوٹس کیوں بھیجا ہے؟ ان کی اس بات سے ان کی جماعت کے آدمی نے differ کیا اور یہ کہا۔ میں ان کو انہی کی بات بتانا چاہتا ہوں۔ راجہ صاحب ہم یہاں پر آپ کی عزت کرتے ہیں، احترام کرتے ہیں لیکن جو بات ہم point out کرتے ہیں آپ یہ نہ کہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ 15۔تاریخ کو اجلاس ہو رہا تھا، 15۔تاریخ کو یہاں پر سارے فاضل ممبران بھی بیٹھے تھے۔ بریگیڈئر صاحب کا کہنا ہے کہ ارشد صاحب جو اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں انہوں نے خود ان سے کہا ہے کہ مجھے بھی یہ نہیں پتا کہ میٹنگ ہوئی ہے۔ اب اگر اس کمیٹی کا چیئرمین بھی وہاں پر موجود نہیں ہے تو پھر اس کمیٹی کی کیا حیثیت ہے؟

محترمہ پروین سکندر گل: میٹنگ ہوئی ہے۔ چیئرمین یہاں موجود ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: میں کہتا ہوں کہ ہوئی ہو گی، میٹنگ۔ راجہ صاحب نے وہاں پر جا کر کروائی ہو گی لیکن میں آخر میں آپ سے یہ درخواست کروں گا اور اپنی بات کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ جس طرح آپ نے یہ کہا ہے کہ میں اس کی انکوائری کرواؤں گا۔ میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ کہا تھا کہ آپ چونکہ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں لہذا آپ اس کی انکوائری

کروائیں۔ اگر اس میں کوئی بے ضابطگی ہوئی ہے، اگر اس کمیٹی کی میٹنگ میں فاضل ممبران نہیں آئے یا جان بوجھ کر ہمیں نہیں بلایا، اپوزیشن کے ممبران کو نہیں بلایا تو اس میں سیکرٹریٹ کے جو لوگ involve ہیں یا جو کچھ بھی ہے حکومت اپنی ذمہ داری نہیں لیتی۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ان کے خلاف آپ کارروائی کریں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! میں بھی عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ وقفہ سوالات کو آدھ گھنٹہ ہو گیا ہے اور یہ آپ کے ہی سوالات ہیں مگر اس مسئلے پر بحث ہو رہی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! جیسا کہ فاضل رکن بریگیڈیر صاحب نے کہا ہے Now there are two issues نمبر ایک میٹنگ ہوئی ہے یا نہیں ہوئی، یہ ایک الگ بات ہے مگر کیا ایک فاضل رکن کو اس میٹنگ میں نہ بلانا، کیا آپ کے خیال میں ان کا استحقاق مجروح نہیں ہوا؟ اب آپ اس کی ایک انکوائری conduct کروائیں۔ دیکھیں اگر میٹنگ ہوئی ہے تو ٹھیک ہے۔ ان معزز اراکین کو اطلاع کیوں نہیں دی گئی؟ اگر ان کو اطلاع نہیں دی گئی تو ان کی breach of privilege لے کر اس کو کمیٹی کو refer کریں تاکہ سیکرٹریٹ والوں کو تو پوچھا جا سکے کہ انہوں نے کیوں اطلاع نہیں دی؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ بریگیڈیر صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ مخدوم صاحب!

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب والا! ارشد بگو صاحب کسی بریگیڈیر کا ذکر کر رہے ہیں۔ اگر اس اسمبلی میں کوئی serving بریگیڈیر بیٹھا ہے تو مذاق کر رہے ہیں۔ اگر ریٹائرڈ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک ایم۔پی۔اے کا عہدہ بریگیڈیر سے بھی زیادہ ہے۔ وہ اپنے آپ کو بریگیڈیر یہاں نہ کہیں، اگر کوئی serving بیٹھا ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ (قطع کلامیاں)

آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔ محترمہ تشریف رکھیں۔کافی باتیں ہو چکی ہیں۔پلیز تشریف رکھیں۔اس مسئلے پر کافی تفصیل سے بات ہوئی ہے۔جو معزز اراکین اسمبلی نے بات بڑے غور سے سنی بھی ہے تو میں اس مسئلے پر ایک کمیٹی تشکیل دیتا ہوں جو معزز اراکین اسمبلی پر مشتمل ہو گی۔یہ کمیٹی سات اراکین پر مشتمل ہو گی۔تین ممبران اپوزیشن سے ہوں گے اور چار ممبران حکومتی بنچوں سے ہوں گے اور اس کا نوٹیفکیشن میں آج ہی کر دوں گا۔اس کمیٹی کے ذمے کام کیا ہے انہوں نے یہ verify کرنا ہے، ریکارڈ تو بتا رہا ہے کہ میٹنگ ہوئی ہے لیکن چونکہ آپ کے خدشات ہیں، ایک تو کمیٹی verify کرے گی کہ آیا میٹنگ ہوئی ہے یا نہیں ہوئی؟ دوسرا اس نے یہ verify کرنا ہے کہ اگر میٹنگ ہوئی ہے تو کیا باضابطہ طور پر اپوزیشن ممبران کو اطلاع ہوئی ہے یا نہیں؟ یہ دو main points ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا!اس میں یہ بھی دیکھ لیا جائے کہ کمیٹی کے اجلاس کے تقاضے بھی پورے کئے گئے ہیں یا نہیں۔

جناب سپیکر: سب کچھ اسی میں آ جاتا ہے۔

سوالات

(محکمہ جات امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ اور اوقاف)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: پہلا سوال لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

محترمہ زیب النساء قریشی: سوال نمبر 4589 (معزز رکن نے لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 4589 دریافت کیا)

ضلع گوجرانوالہ، محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات / مساجد اور آمدن و خرچ کی تفصیل

*4589: لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ اوقاف کی تحویل میں ضلع گوجرانوالہ میں مزارات اور مساجد کے نام اور ان سے ملحقہ اراضی اور دکانوں کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) سال 2002 سے آج تک ان مزاروں اور مساجد کی مرمت وتعمیر پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے۔

(ج) سال 2002 سے آج تک ان کی آمدن واخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) آئندہ سال کے دوران اس ضلع کے کون کون سے مزارات اور مساجد کی تعمیر کا منصوبہ محکمہ کے زیر غور ہے؟

وزیر اوقاف:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں مزارات اور مساجد کے نام اور ان سے ملحقہ اراضی اور دکانوں کی تفصیل فلیگ "A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2002 سے آج تک مبلغ 26,29,213 روپے مختلف مزارات و مساجد کی مرمت وتعمیر کے لئے خرچ کئے گئے۔ تفصیل فلیگ "B" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف کے زیر تحویل وقف املاک سے سال 02-2001 سے 30-اپریل 2004 تک مبلغ 88,09,156 روپے آمدن ہوئی جبکہ اسی عرصہ میں مبلغ 31,91,700 روپے کے اخراجات ہوئے۔ تفصیل فلیگ "C" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضلع میں 7 وقف املاک کی تعمیر ومرمت کے لئے مبلغ 44,84,100 روپے برائے مالی سال 04-2003 منظور ہو چکے ہیں۔ اگلے مالی سال کے لئے ترقیاتی سکیموں کی تفصیل ابھی زون سے موصول نہیں ہوئی۔

محترمہ زیب النساء قریشی: جز (ج) میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل وقف املاک سے 02-2001 میں 88,09,154 روپے کی آمدنی دکھائی گئی ہے اور اخراجات 31,91,700 روپے دکھائے گئے ہیں۔ باقی رقم جو 57 لاکھ روپے بچتی ہے تو بتایا جائے کہ اس باقی رقم کو محکمہ کن مقاصد کے لئے خرچ کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون وپارلیمانی امور: جناب سپیکر! یہ ڈیپارٹمنٹ کی صوابدید پر ہوتا ہے جو بھی development schemes بنتی ہیں وہ ان development schemes پر خرچ کیا جاتا ہے لیکن وہ ڈیپارٹمنٹ کی صوابدید پر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، Next Question ملک اصغر علی قیصر صاحب کا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر: سوال نمبر 5147۔

فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، تجرباتی فارمز کے نام، رقبہ جات اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*5147: **ملک اصغر علی قیصر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد، جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے کتنے تجرباتی فارم ہیں؟ ان کے نام، رقبہ اور ان پر رکھے گئے مویشیوں کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) ان فارموں کی سال 2003 اور 2004 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان فارموں پر تعینات ملازمین کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(د) ان فارموں پر تعینات ملازمین پر سال 2003 سے آج تک کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع فیصل آباد اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ لائیو سٹاک کا کوئی تجرباتی فارم نہ ہے جب کہ ضلع جھنگ میں دو تجرباتی فارم شاہ جیونہ اور کوٹ امیر شاہ ہیں۔ ان کے نام رقبہ اور رکھے گئے مویشیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام فارم	رقبہ (ایکڑ)	تعداد مویشیاں پنڈ داران بھینس	گائے	بھیڑ	بکری
1۔	شاہ جیونہ	2810	189	72	142	43
2۔	کوٹ امیر شاہ	430	162	90	--	--

ان دونوں فارموں کا رقبہ پٹے پر مزارعین کے پاس ہے۔

(ب) تجرباتی فارم شاہ جیونہ اور کوٹ امیر شاہ کی سال 03-2002 اور 04-2003 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	نام فارم	آمدن (ملین روپے)	اخراجات (ملین روپے)
2002-03	شاہ جیونہ	1.428	0.877
2003-04	شاہ جیونہ	1.915	1.023
2002-03	کوٹ امیر شاہ	0.429	0.586
2003-04	کوٹ امیر شاہ	0.480	0.637

(ج) تجرباتی فارم شاہ جیونہ اور کوٹ امیر شاہ پر تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام فارم	نام ملازمین مع عہدہ
1۔	تجرباتی فارم شاہ جیونہ	1۔ارشد علی منیجر،2۔محمد اسحاق اکاؤنٹنٹ،3۔مختار حسین سینئر کلرک،4۔فضل حمید ویٹرنری اسسٹنٹ،5۔احمد علی ٹیوب ویل اپریٹر6۔محمد گھنا،ٹیوب ویل آپریٹر،7۔کاظم حسین نائب قاصد
2۔	کوٹ امیر شاہ	1۔اللہ دتہ سیال لائیوسٹاک آفیسر،2۔ناصر محمود سینئر کلرک 3۔محمد رمضان ویٹرنری اسسٹنٹ،4۔فلک شیر نائب قاصد 5۔محمد اکرم چوکیدار

(د) تجرباتی فارم شاہ جیونہ پر تعین ملازمین پر سال 04-2003 سے 31۔جنوری 2005 تک 2.54 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں جبکہ تجرباتی فارم کوٹ امیر شاہ پر تعینات ملازمین پر سال 04-2003 سے 31۔جنوری 2005 تک 1.63 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شاہ جیونہ فارم میں کتنے بھینسے اور بیل ہیں۔دوسرا یہ کہ جن مزارعین کے پاس یہ رقبہ ہے ان میں کسی ایک کا نام منسٹر صاحب بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل بتاتا ہوں۔ایک فارمولہ ہے کہ بارہ ایکڑ کے اوپر ایک یونٹ ہوگا یعنی ساڑھے بارہ ایکڑ پر 15 سے 18 جانور ایک زمیندار رکھتا ہے۔

جناب سپیکر: 15 سے 18 جانور تو ساڑھے بارہ ایکڑ پر ہونے چاہئیں۔ان کا سوال یہ ہے کہ ادھر کتنے جانور ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! شاہ جیونہ فارم میں 2810 ایکڑ رقبہ ہے اس کے اوپر 189 بھینسیں، 72 گائیں، 148 بھیڑیں اور 43 بکریاں ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! اس فارم میں male جانور یعنی سانڈ اور بیل نہیں ہیں تو فارم پر تجربے کس چیز کے ہوتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! یہ ریسرچ فارم نہیں ہے۔1986 میں یہ فارم ہمارے محکمے کو منتقل ہوا تھا اور اس کا ٹوٹل رقبہ مزارعین کے پاس

ہے جو محکمہ کے رولز کے مطابق جانور پالتے ہیں اور ان کے بچے پبلک کو جاتے ہیں، اس فارم کا یہ out put ہے۔

جناب سپیکر: ان کے پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس فارم پر کوئی بھینسا یا سانڈ ہے یا نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! جب آپ نے بھینسیں رکھنی ہیں تو ان کے اوپر بھینسا رکھنا compulsion ہوگی۔ جب آپ گائیں رکھیں گے تو ان کے اوپر bull ان کی تعداد کے مطابق رکھنا ضروری ہوگا۔ اس فارم کے اوپر تین bulls اور دس سانڈ رکھے ہوئے ہیں۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! شاہ جیونہ فارم پر 112 مربع اور 10 ایکڑ زمین ہے جو کہ 2810 ایکڑ بنتی ہے۔ ٹوٹل جانور 261 ہیں لیکن کوٹ امیر شہر فارم کے 430 ایکڑ رقبہ پر 252 جانور ہیں یہ تناسب آپس میں ملتا نہیں ہے۔ سنٹرل پنجاب میں جو بھی موضع ہے وہ عموماً 3 ہزار ایکڑ پر ہے۔ یہ کوئی تناسب نہیں بنتا۔ یہ پورے موضع کا رقبہ کوئی فراڈ پر مبنی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! یہ کوئی تناسب نہیں بنتا۔ مزارعین کے نام یہ نہیں بتانا چاہتے، پچھلے سیشن میں بھی نہیں بتایا گیا تھا۔ 112 مربع زمین پر 261 جانور ہیں اور 430 ایکڑ پر 252، یہ کوئی تناسب نہیں بنتا۔ یہ فارم کس تناسب کے ساتھ چل رہا ہے اس کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں نے پہلے تفصیل بتائی ہے کہ کوٹ امیر شاہ کا فارم 430 ایکڑ پر مشتمل ہے۔ وہاں پر 162 بھینسیں اور 90 کے قریب گائیں ہیں۔ میں نے فارمولا بتایا ہے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ کے اوپر 15 سے 18 جانور ہونے چاہئیں لیکن اس میں کمی بیشی ہو جاتی ہے، کوئی جانور مر جاتا ہے کوئی اس کے بعد آ جاتا ہے۔ اس میں کوئی compelsion نہیں ہے کہ اس میں دو چار کم یا زیادہ نہیں ہو سکتے۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! 2810 ایکڑ زمین اور 430 ایکڑ زمین میں زمین آسمان کا فرق ہے اور جانور برابر ہیں۔ مزارعین کا یہ نام نہیں بتانا چاہتے جو کہ لاہور گرائمر سکول کے مالک ہیں۔ شاہ جیونہ میں دو وزیر رہے ہیں وہاں پر سائنس ٹیچر نہیں ہے۔ یہ کیسی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: سائنس ٹیچر کدھر سے آ گیا۔

چودھری اعجاز احمد سماں: جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو بھی سوال ہیں ہم ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ کل بھی ایجوکیشن میں وہ سوال نہیں آ سکا۔ اسی ضلع کا فزکس میں ایک ہی نوبل پرائس ہے۔ یہ سارا فراڈ ہو رہا ہے۔ یہ تناسب تو بتادیں۔

جناب سپیکر: چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! یہاں لکھا ہے کہ ان دونوں فارموں کا رقبہ پٹے پر مزارعین کے پاس ہے۔ اس کی ذرا تفصیل بتائیں کہ یہ ان کے پاس جانور رکھواتے ہیں یا ان سے جانور لیتے ہیں یا ان کو یہ زمین پٹے پر دینے کا کیا حساب ہے۔ کن لوگوں کو پٹے پر دی ہے، کس ratio سے دی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! دو چیزیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ 1986 میں مارشل لاء ریگولیشن کے تحت یہ رقبہ اس وقت کے مالکوں سے لیا گیا تھا۔ اس وقت بھی یہ رقبہ مزارعین کو دیا گیا تھا اور اس کی terms and conditions طے کی گئی تھیں۔ ہم ان سے دو چیزیں لیتے ہیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ ہم ان سے اس زمین کا rent لیتے ہیں اور دوسری چیز یہ ہے کہ اسی condition کے اوپر انہوں نے جانور پالنے ہوتے ہیں۔ میں آگے اس کی تفصیل بھی بتا دیتا ہوں۔ جو زمین ایک ریٹ والی ہے ہم اس کا ٹھیکہ 4 ہزار روپے فی ایکڑ لیتے ہیں اور جو اس سے کم ریٹ کی ہوتی ہے اس کا ٹھیکہ 35 سو روپے کے حساب سے فی ایکڑ لیتے ہیں۔ فارم کی terms and conditions کے مطابق مزارعین نے جانور پالنا ہوتے ہیں اور پھر ہم ان سے سال کے حساب سے rent بھی لیتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! زمین پر جانور لینے کی terms and conditions کیا ہیں؟ یہ کتنے جانور ایک مزارع سے لیتے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ پہلے بتا چکے ہیں کہ ساڑے بارہ ایکڑ زمین پر 15 سے 18 تک جانور رکھنے ہوتے ہیں اور اسی زمین کا یہ ٹھیکہ بھی وصول کرتے ہیں۔ category "A" کی زمین کا 4 ہزار اور اس سے کم درجہ کی زمین کا 35 سو روپے ٹھیکہ وصول کرتے ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب والا! وہ پٹہ دار کتنے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں نے زمین کی تفصیل بتا دی ہے کہ اس کو ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے تقسیم کر دیں۔ وہاں اتنے

پٹہ دار موجود ہیں۔

چودھری اصغر علی گجر: کیا ہر پٹہ دار کو ساڑھے بارہ ایکڑ زمین دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: ان کا سوال ہے کہ کیا ہر پٹہ دار کو ساڑھے بارہ ایکڑ زمین دی گئی ہے یا اس سے کم و بیش بھی دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! صرف ساڑھے بارہ ایکڑ ہی دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، حاجی اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی جو فرمایا ہے کہ ایک یونٹ ساڑھے بارہ ایکڑ پر مشتمل ہے۔ ہم ان کی بات کو بالکل ٹھیک مانتے ہیں لیکن ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے 2810 ایکڑ رقبے کے 230 یونٹ بنتے ہیں۔ 230 یونٹ میں۔ انہوں نے کہا ہے کہ 15 سے 18 جانور ایک یونٹ میں ہوتے ہیں، اس حساب سے اگر 15 جانور ایک یونٹ میں ہوں تو یہ تقریباً 3500 جانور بنتے ہیں۔ یہاں تو صرف تین سو جانور ہیں، اتنا زیادہ فرق کیوں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اس کی تفصیل دیکھیں، میں نے کہا ہے کہ 189 بھینسیں ہیں، 72 گائیں ہیں، 142 بھیڑیں ہیں، 43 بکریاں ہیں اور چھوٹے جانور ہیں جو بچے بعد میں پیدا ہوتے ہیں۔ جن کی تفصیل نہیں آ سکی۔

چودھری اصغر علی گجر: کیا اس میں مرغیاں بھی آتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جی، اس میں مرغیاں بھی آ سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ آپ نے جو تناسب بتایا ہے اس تناسب سے تو اتنے رقبے پر تین ہزار جانور ہونے چاہئیں لیکن آپ نے جو جواب دیا ہے وہ تقریباً تین ساڑھے تین سو جانور بنتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: اس میں main ایک جانور ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کا بچھڑا ہے یا جو بچہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ عوام کو فروخت کر دینا ہوتا ہے تاکہ عوام کو بہتر نسل مل سکے۔ فارم کے اندر اتنے جانوروں کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے یعنی 15 سے 18 جانور وہ رکھتے ہیں لیکن ایک جانور کے دو بچے عوام کو فروخت کر دینے ہوتے ہیں۔ اس حساب سے

آپ اس کو تین جانور بھی کہہ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: شاہ جیونہ فارم میں مختلف اقسام کے کل جانور 446 ہیں اور رقبہ 2810 ایکٹر ہے اور کوٹ امیر شاہ میں 252 جانور ہیں اور رقبہ 430 ایکٹر ہے۔ یہ تناسب متوازن نہیں ہے۔ اس کی کوئی logic محکمے کے پاس ہے تو بتائیں۔ یعنی 252 جانوروں کے لئے رقبہ 430 ایکٹر ہے لیکن 446 جانوروں کے پاس 2810 ایکٹر ہے۔ اگر اسی تناسب سے شاہ جیونہ فارم کو دیکھا جائے تو اس کا رقبہ 800 ایکٹر ہونا چاہئے تو باقی زمین کیوں شاہ جیونہ فارم کے پاس ہے؟ اگر کوٹ امیر شاہ کو معیار بنایا جائے تو پھر ان کے پاس تقریباً 800 ایکٹر جگہ ہونی چاہئے ان کے پاس 2810 ایکٹر کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! انہوں نے دو باتیں کی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ جانوروں کی تعداد اس تناسب کے حساب سے کم کیوں ہے؟ اس کی میں نے دو وجوہات بتائی ہیں۔ اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ ایک یونٹ کے اندر 15 سے 18 جانور ہوتے ہیں جس میں ایک main جانور ہوتا ہے اور اس کے دو بچے ہوتے ہیں جو اس نے عوام کو فروخت کر دینے ہوتے ہیں۔ جب یہ اعداد و شمار آئے ہیں، اس وقت ان کے پاس اس طرح ہی ہوگا تو اس کے مطابق یہ اعداد و شمار آئے ہیں۔ اس سے ضروری بات یہ ہے کہ زمین کی fertility کو دیکھنا ہے کہ کتنی زمین چل سکتی ہے، چلنے کے قابل ہے، فصل دے سکتی ہے اور اس پر کتنے جانور پل سکتے ہیں۔ اس کا حساب کتاب رکھ کر جانوروں کی تعداد کم یا زیادہ ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جناب افضل سلطان ڈوگر!

جناب افضل سلطان ڈوگر: جناب سپیکر! ابھی انہوں نے یہ بتایا ہے کہ شاہ جیونہ فارم کی زمین کا ٹھیکہ چار ہزار روپے فی ایکٹر اے کلاس زمین کا ہوتا ہے اور بی کلاس یا اس سے کم درجے والی زمین کا 3500 روپے فی ایکٹر ہے۔ اگر 2810 ایکٹر کو چار ہزار سے ضرب دیں تو وہ ایک کروڑ 12 لاکھ 40 ہزار روپے بنتا ہے اور انہوں نے آمدن 14 لاکھ روپے بتائی ہے۔ یہ کس حساب سے آمدن بتا رہے ہیں، یہ اس کا بتا دیں کہ اتنا فرق کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری لائیوسٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! rent کا تعین ہماری کمیٹی کرتی ہے جو چار ہزار یا 3500 روپے ہوتا ہے لیکن اگر زمین خراب ہو، وہاں پر پانی کی مناسب فراہمی نہ ہو تو اس rent کو اس سے کم کیا جا سکتا ہے۔ اسی لحاظ سے وہاں پر پانی کی کمی ہے تو یہ کم rent پر دی گئی ہے جس وجہ سے اس کی آمدن کم آئی ہے۔

جناب سپیکر: کیا کم ہو سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جی، کم کی جا سکتی ہے۔ ہماری ایک کمیٹی ہے جو اس کو دیکھتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ تھوڑی سی زحمت فرمائیں تو بتا دیں کہ انہوں نے بھینسوں یعنی سانڈوں کی تعداد کتنی بتائی تھی؟

جناب سپیکر: مختلف فارموں کی مختلف بتائی تھی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ کتنی بھینسوں کے لئے ایک سانڈ رکھا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب، کتنی بھینسوں کے لئے ایک سانڈ ہونا چاہئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: اس کی کوئی compulsion نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اندازہ بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: یہ سانڈ پر depend کرتا ہے۔ ویسے اس فارم سے ہٹ کر میں یہ بات بتا سکتا ہوں کہ اوسطاً بیس بھینسوں کے اوپر ایک سانڈ sufficient ہوتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔ اگر بیس بھینسوں پر ایک سانڈ ہو گا تو نسل بڑی کمزور ہو گی۔ اس کا رزلٹ صحیح نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اصغر علی گجر!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ نے ان سوالات کے بعد جوابات سن کر یہ اندازہ لگا لیا ہو گا [***********]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

چودھری اصغر علی گجر: اگر حکومت اس میں دلچسپی رکھتی ہے کہ ان فارموں کو بہتر طریقے سے چلایا جائے تو ان پر دوبارہ سوچ بچار کے لئے کوئی کمیٹی مقرر کی جائے۔ یہ تمام رقبے ایسے ہیں جہاں یہ چارہ نہیں بوتے۔ یہاں پر کپاس بوتے ہیں، گنا بوتے ہیں، چاول بوتے ہیں اور وہ تمام ملازمین جو اپنے مصرف پر خرچ کرتے ہیں۔ یہ بات مسلمہ ہے۔ آپ دیکھیں کہ کتنے غلط جوابات دیئے گئے ہیں کہ چار ہزار جانور رکھنے کی بجائے تین سو جانور رکھے ہوئے ہیں۔ پیسا کہاں جاتا ہے؟ یہ چار ہزار اور اس سے کم ٹھیکہ ہو سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آٹھ آٹھ دس دس ہزار روپے فی ایکڑ وہاں پر ٹھیکہ ہے؟ یہ کیسے چار ہزار اور اس سے کم کی بات کرتے ہیں؟ میں اس لئے کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ غلط ہے۔ یہ سب کچھ لوٹ مار کا ایک طریقہ ہے۔ اگر آپ اس میں دلچسپی رکھتے ہیں، حکومت پنجاب دلچسپی رکھتی ہے، اسمبلی دلچسپی رکھتی ہے تو تمام فارموں کو reorganize کیا جائے۔ اس کے لئے کوئی کمیٹی مقرر کی جائے یا ان کو ہدایت کی جائے کہ ان کو دوبارہ سے ٹھیک کیا جائے اور جو اصول، جو طریقے اور جو قانون ہے اس کے مطابق ان کو چلایا جائے تب جا کر یہ کام ٹھیک ہو گا ورنہ یہ کام درست نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔

جناب ارشد محمود بگو: On his behalf۔ سوال نمبر 5265۔ (معزز رکن نے سید احسان اللہ وقاص کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر 5265 دریافت کیا)

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

لاہور، ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی عمارات
اور دیگر متعلقہ معلومات کی تفصیل

*5265: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی کیا تعداد ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان کی کتنی عمارات تسلی بخش حالت میں اور کتنی خستہ حال ہیں، کیا کوئی ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری کرایہ کی عمارت میں بھی ہے؟

(ج) خستہ حال عمارت کی اصلاح ومرمت پر گزشتہ ایک سال 04-2003 میں کتنا خرچ کیا گیا اور بقایا کی اصلاح ومرمت کب تک ہو گی؟

(د) ویٹرنری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جانوروں کی اعلیٰ نسل کی افزائش نسل کا کیا اہتمام ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع لاہور میں 24 ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ یہ جہاں واقع ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہیں:۔

ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں

نمبر شمار	ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں	نمبر شمار	ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریاں
1۔	رکھ چندرا	2۔	ہربنس پورہ
3۔	آر۔اے بازار	4۔	کاہنہ نو
5۔	ٹھوکر نیاز بیگ	6۔	جلو موڑ
7۔	علی رضا آباد	8۔	مانگا منڈی
9۔	رائے ونڈ	10۔	شاکے بھٹیاں
11۔	مل	12۔	پنگالی
13۔	برکی	14۔	منہالہ
15۔	چوہنگ	16۔	جیابگا
17۔	تقی پور	18۔	بھسین

19-	ہیئر	20-	پڑھانہ
21-	ہڈیارہ	22-	بانڈوگجراں
23-	گھونڈ	24-	شاہدرہ

(ب) ان عمارات میں سے 15 کی حالت تسلی بخش اور 7 کی حالت خستہ ہے نیز کوئی ہسپتال / ویٹرنری ڈسپنسری کرایہ کی عمارت میں نہ ہے۔

(ج) خستہ حال عمارات کی اصلاح و مرمت پر سال 04-2003 میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(د) ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں جانوروں کی اعلیٰ نسل کی افزائش کے لئے 9 مراکز جدید نسل کشی اور 7 ذیلی مراکز جدید نسل کشی کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جز (ج) میں سوال کیا گیا تھا کہ خستہ حال عمارات کی اصلاح و مرمت پر گزشتہ ایک سال 04-2003 میں کتنا خرچ کیا گیا اور بقایا کی اصلاح و مرمت کب تک ہو گی؟ اس کا انہوں نے صرف ایک جز کا جواب دیا ہے کہ خستہ حال عمارات کی مرمت پر سال 04-2003 میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔ باقی انہوں نے کہا ہے کہ جو بقایا ہیں ان پر کوئی خرچ نہیں کیا گیا۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کا اس سال کے بجٹ میں بھی ان پر خرچ کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! 04-2003 میں ان کے اوپر کوئی رقم واقعتاً خرچ نہیں کی گئی تھی اس لئے کہ بجٹ میں ان کی کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تھی۔ یہ devolved subject ہے اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اس پر رقم رکھنی تھی لیکن 2004 اور 2005 میں بیس لاکھ روپے ان بلڈنگز کی repair کے لئے رکھے تھے جس میں سے اٹھارہ لاکھ روپیہ تقریباً صرف ہو چکا ہے اور بقایا ان بلڈنگز کی repair پر لگ رہا ہے اور کام اس وقت جاری ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ جس طرح انسانوں کی آبادی پر ہسپتال قائم کئے جاتے ہیں، جس طرح زمین پر جانوروں کو رکھا جاتا ہے کہ اتنی زمین پر اتنے جانور رکھے جاتے ہیں اسی طرح میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کتنے جانوروں پر ایک ویٹرنری ہسپتال ہونا چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ مختلف علاقوں کے اندر گورنمنٹ نے جب یہ سسٹم شروع کیا تھا تو ہر یونین کونسل سطح پر ایک ویٹرنری سنٹر قائم کیا گیا تھا۔ اگر اب جانوروں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے تو اس لحاظ سے گورنمنٹ اس کو دیکھ سکتی ہے کہ سنٹرز کو مزید بڑھایا جا سکتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ ہر یونین کونسل میں ایک ویٹرنری سنٹر کھولا جا رہا ہے تو کیا پنجاب کی ہر یونین کونسل کے اندر ایک ویٹرنری سنٹر موجود ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! پورے پنجاب میں تقریباً ہر یونین کونسل کے اندر ایک ویٹرنری سنٹر قائم کیا گیا تھا۔ پنجاب میں بہت ساری جگہیں ایسی ہیں جہاں پر ویٹرنری سنٹرز قائم نہیں کئے گئے تھے لیکن اس بات کا کریڈٹ چیف منسٹر پنجاب کو جاتا ہے کہ انہوں نے پہلے فیز میں چار اضلاع کو لیا، ہر یونین کونسل کے اندر ایک ڈسپنسری، اس کی بلڈنگ، ویٹرنری ڈاکٹر اور پورا عملہ تعینات کیا اور ہر تحصیل کے اندر ایک موبائل ڈسپنسری قائم کی۔ یہ پہلے فیز میں ہوا اور دوسرے فیز میں آٹھ مزید اضلاع لئے گئے ہیں جس میں ہر یونین کونسل میں مکمل بلڈنگ، ڈاکٹر اور اس کا پورا عملہ ہوگا اور ہر تحصیل میں ایک موبائل ڈسپنسری ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے پورے پنجاب کے اندر پورا نیٹ ورک پھیل جائے گا اور ہر زمیندار کو ویٹرنری کی سہولت میسر ہوگی۔

جناب نجف عباس سیال: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، جناب نجف سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی وضاحت اس پوائنٹ پر جو گجر صاحب نے کی ہے، تفصیلاً اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ وضاحت فرمائیں گے کہ جو موبائل ڈسپنسری ہر چار اضلاع جس میں راجن پور، مظفر گڑھ، ساہیوال اور جھنگ ہے، یہ جناب چیف منسٹر پنجاب کی بہت اچھی سکیم ہے۔ جو بات گورنمنٹ کی اچھائی کی ہو گی اس کی ہمیں تعریف کرنی چاہئے۔ پہلے فیز کا ہمارا فارمولا نہایت ہی بہترین اور کامیاب رہا ہے لیکن یہ وضاحت کر دیں کہ انہوں نے جو موبائل ڈسپنسریاں دی ہیں، ہم نے بجٹ میں ادویات رکھی تھیں کہ ہر موبائل ڈسپنسری میں سوائے گل گھوٹو کے تمام ادویات ویٹرنری میں مفت ملیں گی، گل گھوٹو کا ٹیکہ تین روپے کا آتا ہے کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ وضاحت فرمائیں گے کہ وہ ادویات مفت مل رہی ہیں یا نہیں مل رہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ نہ صرف ان موبائل ڈسپنسریوں میں بلکہ یونین کونسل سطح پر جو ڈسپنسریاں بنائی گئی ہیں ان سب میں ادویات مفت مل رہی ہیں۔

جناب نجف عباس سیال: جناب سپیکر! جھنگ کی چار تحصیلوں کو دی گئی ہیں کیونکہ اس تحصیل میں، میں بھی شامل ہوں۔ میں اس جواب سے انحراف کرتا ہوں کیونکہ جو ادویات آ رہی ہیں وہ سارا محکمہ لائیو سٹاک بیچ رہا ہے، میں نے خود انسپکشن کی ہے۔ میں نے اپنے گاؤں بیٹھ کر ہارون سلطان سے ٹیلیفون پر بات کی ہے کہ میرے علاقے میں پنجاب حکومت نے جو سہولت فراہم کی ہے اس محکمے کی گڈ گورننس نہ ہونے کی وجہ سے میرے علاقے کے لوگ پریشان ہیں، ادویات کی گاڑیاں کھڑی ہیں، ان میں ڈاکٹروں کے بچے سیریں کر رہے ہیں، کوئی دوائی کسی غریب آدمی کو مفت نہیں مل رہی۔ اس سلسلے میں، میں نے ہارون سلطان سے ٹیلیفون پر بات کی اور اپنی تحصیل کا پورا عملہ suspend کروایا، یہ اس چیز کی گواہی ہے۔ ہم اس بات سے in touch ہیں۔ ہمارے چیف منسٹر سے نجف سیال کا کیا اختلاف ہے کہ حق کی بات اس لئے کرتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے اور ہمارا چیف منسٹر دن رات کام کرتا ہے تو منسٹر کو چاہئے کہ وہ بھی گڈ گورننس show کرے۔ محکمے کو بھی چاہئے کہ وہ گڈ گورننس show کرے۔ kindly اپنی correction کریں، میں نے آپ کو ثبوت کے ساتھ کہہ دیا ہے کہ میں نے اپنا عملہ suspend کروایا ہے۔ خدارا! جو ادویات غریبوں کے لئے آتی ہیں

انہیں دیں۔اولاد کے بعد غریب آدمی کے پاس اس کا اثاثہ یہ مال ہوتا ہے کوئی دودھ بیچ کر گزارا کرتا ہے، کوئی اس کی افزائش کرنے کے بعد اسے بیچ کر اپنی روزی روٹی کماتا ہے۔ جو ہمارے چیف منسٹر پنجاب نے یہ سکیم لائی ہے تو kindly میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو کہوں گا کہ وہ انسپکشن کریں، دورے کریں، چیف منسٹر پنجاب کی چار اضلاع کی سکیم پر عملدرآمد کریں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میرے معزز دوست نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کی ہے، ان کی بات درست ہوگی لیکن انہوں نے خود ہی یہ بات بتادی ہے کہ ہمارے محکمہ سے ایک غلطی ہوئی تھی جس کی انہوں نے شکایت کی اور اس پر کارروائی ہو گئی۔ میں اب بھی ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر کسی جگہ پر ایسی کوئی شکایت ہے تو ہمیں بتائیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس پر ایکشن لیں گے اور اس پر بھرپور کارروائی ہو گی۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ انگورہ فارم کی کچھ زمین جناب نجف سیال صاحب کے حلقے میں آتی ہے، اکثر زمین میرے حلقے میں ہے اور کچھ زمین ان کے حلقے میں ہے۔ میں آپ سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ نجف سیال صاحب کی یہ ڈیوٹی لگائی جائے کہ وہ زمین کو چیک کریں کہ اس میں خریف کون سی فصل تھی اور ربیع کونسی فصل ہے تاکہ اسمبلی کو پتا چل جائے کہ فارموں پر کون سی فصل کاشت ہوتی ہے؟ صرف اتنی سی بات confirm کرلیں۔ نجف سیال صاحب وہاں موقع پر جائیں، خریف اور ربیع دونوں فصلوں کا پتا کریں اور آپ اور ہم کو بتائیں کہ اس میں کون سی فصل تھی تاکہ صحیح پتا چل جائے۔

جناب سپیکر: میں گزارش کروں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب visit کرلیں گے اور دیکھ لیں گے کہ کونسی ربیع کاشت ہوتی ہے اور کون سی خریف ہوتی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: ٹھیک ہے، مجھے اس سے اتفاق ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری بھی بڑے respectable آدمی ہیں لیکن ان کا جو ڈائریکٹر ہے وہ کسی اور زمین میں لے جائے گا کہ فارم کی یہ زمین ہے پھر انہیں پتا نہیں چلے گا۔ نجف سیال کو معلوم ہے کہ کون سی زمین ہے۔

جناب سپیکر: جب انہوں نے visit کرنا ہوگا تو اس وقت متعلقہ ایم پی اے کو بھی inform کر دیں۔ آپ اس علاقے کا visit کر لیں۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: On his behalf ۔

جناب سپیکر: On his behalf ڈاکٹر وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: سوال نمبر 5266۔

کیٹل فارم فاضل پور، آباد اراضی، جانوروں کی تعداد و اقسام اور ملازمین کی تفصیلات

*5266: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیٹل فارم فاضل پور کی زیر ملکیتی 3500 ایکٹر اراضی میں سے کتنی آباد ہے اور جو آباد نہیں ہے اسے آباد کرنے کا کیا منصوبہ تیار کیا گیا ہے؟

(ب) اس فارم پر کتنی تعداد میں کون کون سے جانور پالے جاتے ہیں اور کون کون سی سہولیات جانوروں کی فزائش اور ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) اس فارم پر موجود افسران اور ملازمین کس کس کیٹیگری سے ہیں اور ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

(د) اس فارم کی بہتری کے لئے کیا کوئی منصوبہ تیار کیا گیا ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو وہ کیا ہے اور اگر جواب نہیں میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) کیٹل فارم فاضل پور کی زیر ملکیتی 3500۔ایکڑ میں سے 2035۔ایکڑ اراضی آباد ہے جبکہ 1465۔ایکڑ رقبہ نہری پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے ناقابل کاشت ہے۔ زمین کو آباد کرنے کے لئے مزید تین ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں۔

(ب) اس فارم پر 370۔ساہیوال نسل کی گائیں اور 54 بیتل نسل کی بکریاں ہیں۔ فارم کے گرد و نواح میں جانوروں کی حفاظتی ٹیکہ جات کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں، ترقیاتی سکیم Strengthening of Livestock Experiment Station کے تحت فارم کے 10 کلو میٹر قطر کے اندر واقع دیہات کے جانوروں میں مفت حفاظتی ٹیکہ جات

لگائے جاتے ہیں تاکہ فری زون بنایا جاسکے۔

(ج) اس فارم پر موجود افسران اور ملازمین کی کیٹیگریز اور ان کی ذمہ داریوں کا ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) اس فارم کی بہتری کے لئے 04-2003 میں 3 ٹیوب ویل لگائے ہیں اور زرعی آلات بھی مہیا کئے گئے ہیں۔اس سے فارم کی آمدن میں بھی اضافہ ہوگا اور مزید رقبہ زیر کاشت لایا جا سکے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس کے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ 1465 ایکڑ رقبہ نہری پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے ناقابل کاشت ہے اور تین ٹیوب ویل انہوں نے اس میں نصب کر دیئے ہیں۔ اس کا جواب اسمبلی سیکرٹریٹ میں 28-9-2004 کو آیا ہے۔ایک سال سے زائد عرصہ گزر گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس 1465 ایکڑ میں کتنا رقبہ آباد ہو چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! یہ جو ہمارا فارم ہے اس پر نہری پانی کی کمی ہے جس کی وجہ سے اس فارم کی پیداوار بہتر نہ ہو رہی ہے۔ دوسری reason یہ ہے کہ اس فارم کے اوپر جو پانی کی ششماہی نہر ہے وہ چلتی ہے، نہری پانی اس فارم کو میسر ہی نہیں ہے۔اس کے لئے گورنمنٹ نے تین ٹیوب ویل نصب کئے ہیں جس کی وجہ سے اب اس میں بہتری آ رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے تو جو جواب لکھا ہوا ہے وہی پڑھ دیا ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا ہے کہ ٹیوب ویل کو نصب کئے ہوئے ایک سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ یہ جو 1465 ایکڑ رقبہ ہے اس میں سے کتنا اب تک آباد ہو چکا ہے کیونکہ ایک سال پہلے تین ٹیوب ویل لگائے گئے تھے؟

جناب سپیکر: شکریہ۔ 1465 ایکڑ میں سے اب تک کتنا رقبہ آباد ہو چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ: جناب والا! میں اس کی صحیح

figureتو نہیں بتا سکتا لیکن معزز دوست کو یہ بتا سکتا ہوں کہ ان ٹیوب ویلوں کے لگنے کی وجہ سے اس کی پیداوار پہلے سے زیادہ ہوئی ہے اور حکومت کو اس کی آمدنی پہلے سے زیادہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کو لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع فیصل آباد، ویٹرنری ہسپتالوں، فراہم کردہ فنڈز اور ادویات کی تفصیل

*5543: **ملک اصغر علی قیصر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ کے کتنے ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریاں اور سنٹر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور سنٹروں کو سال 2003-04 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور سنٹروں کو مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی اور کون کون سی ادویات فراہم کی گئیں؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران اس ضلع میں کتنے ملازمین بھرتی ہوئے؟

(ہ) اس ضلع میں مذکورہ عرصے میں محکمہ ہذا کے خرچ اور آمدن کی تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ کے 37 ویٹرنری ہسپتال 46 ویٹرنری ڈسپنسریز اور 123 سنٹر کام کر رہے ہیں۔ویٹرنری ہسپتال، ڈسپنسریز اور سنٹرز جہاں واقع ہیں ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں اور سنٹروں کو سال 2003-04 میں 12,10,400 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ج) کوئی نہیں۔

(د) کوئی نہیں۔

(ہ) سال 04-2003 کے دوران 5,98,06,992 روپے خرچ ہوئے اور 50,65,143 روپے آمدن ہوئی۔

دربار داتا صاحب کی سالانہ آمدن واخراجات کی تفصیل

*6019: محترمہ صغیرہ اسلام: کیاوزیراوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دربار داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ لاہور کی سالانہ آمدنی اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دربار کے باہر گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت داتا صاحب کے اردگرد صفائی کے لئے باقاعدہ کمیٹیاں بنا کر ان گندگی کے ڈھیروں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراوقاف:

(الف) دربار حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ لاہور کی گزشتہ تین سال کی جملہ آمدن و خرچ حسب ذیل ہے:۔

مالی سال	آمدن	اخراجات
2001-02	9,41,89,600روپے	5,18,78,688روپے
2002-03	9,89,16,300روپے	5,35,85,967روپے
2003-04	10,76,55,000روپے	6,25,67,489روپے

(ب) درست نہ ہے۔ دربار حضرت داتا گنج بخش کے بیرون تمام سڑکیں/احاطہ جات سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہیں اوران کی صفائی کی ذمہ داری بھی مذکورہ محکمہ کی ہے۔تاہم دربار شریف کے تقدس کے پیش نظر محکمہ مذہبی امور اوقاف کی جانب سے مامور شدہ ٹھیکیدار سے دربار شریف سے ملحقہ سڑکوں کی صفائی کرائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے دفتر ہذا کی تحریک پر دربار شریف کے سامنے باغ سے ملحقہ سڑک کی روزانہ دھلائی کا باقاعدہ انتظام کیا ہوا ہے۔

(ب) دربار شریف کی صفائی کا انتظام ٹھیکے پر دیا گیا ہے۔ ٹھیکیدار کے کارکنان صفائی ہر وقت کافی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ امور مذہبی کمیٹی داتا دربار میں وقتاً فوقتاً جائزہ لیتی ہے۔ تاہم دربار کے بیرون صفائی کی بہتری کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو مزید تاکید کی جا رہی ہے۔

لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن بھونیکی، قصور، اراضی، الاٹمنٹس اور ناجائز قابضین کی تفصیل

*6182: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن بھونیکی ضلع قصور کے پاس کتنا رقبہ ہے؟

(ب) ایکسپیریمنٹ سٹیشن بھونیکی ضلع قصور اس رقبہ میں سے کتنا خود کاشت کرتا ہے اور کتنا مختلف سکیموں کے تحت کس کس کو الاٹ کیا گیا ہے؟

(ج) ایکسپیریمنٹ سٹیشن بھونیکی ضلع قصور کا کتنا رقبہ ناجائز قابضین کے پاس ہے، کتنی مدت سے ہے اور حکومت اس ناجائز قبضے کو چھڑانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(د) سال 2003 سے آج تک ایکسپیریمنٹ سٹیشن بھونیکی ضلع قصور کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل بیان کی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن (تجرباتی فارم) بھونیکی ضلع قصور کے پاس 1079 ایکڑ رقبہ ہے۔

(ب) لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن (تجرباتی فارم) بھونیکی ضلع قصور تمام رقبہ خود کاشت کرتا ہے۔

(ج) لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن (تجرباتی فارم) بھونیکی ضلع قصور کا کوئی رقبہ ناجائز قابضین کے پاس نہیں ہے۔

(د) سال 2003 سے 31.11.2003 لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ سٹیشن (تجرباتی فارم) بھونیکی ضلع قصور کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	آمدن(ملین روپے)	اخراجات(ملین روپے)
2003-04	6.805	17.481
2004-05	1.391	10.888
Upto 31-01-05		
ٹوٹل	8.196	28.369

لاہور، ویٹرنری ڈاکٹرز، ادویات اور آلات کی تفصیل

*6183: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور کے 24 ویٹرنری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی تعداد کیا ہے اور ڈاکٹر کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں کو جنوری 2004 سے آج تک کتنی ادویات فراہم کی گئیں، تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) سال 04-2003 کے سالانہ بجٹ سے کتنی مالیت کے کون کون سے آلات کس کس فرم سے خرید کئے گئے اور ڈاکٹرز کو جو اشیاء خرید کر دی گئیں، ان کی تفصیل بیان کی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع لاہور کے 24 ویٹرنری ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی تعداد 24 ہے اور کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ب) ان ہسپتالوں کو جنوری 2004 سے 2005-02-15 تک 19,50,000 روپے مالیت کی ادویات فراہم کی گئی ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 04-2003 کے سالانہ بجٹ سے 4,88,504 روپے کے اوزار خریدے گئے جو اوزار جن فرموں سے خریدے گئے، ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے یہ تمام اوزار ہسپتالوں کو فراہم کئے گئے ہیں۔

لائیو سٹاک پروڈکشن انسٹیٹیوٹ بہادر نگر اوکاڑہ، رقبہ، ملازمین اور آمدن و خرچ سے متعلقہ تفصیل

*6545: انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لائیو سٹاک پروڈکشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ بہادر نگر (اوکاڑہ) کب، کتنے رقبہ پر قائم کیا گیا تھا اور اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کو قائم کرنے کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) اس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں کس کس شعبہ میں ریسرچ کی جاتی ہے، ریسرچ کے لئے کتنے ماہرین تعینات ہیں اور ان ماہرین کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(د) پچھلے دو سال کے دوران کی اس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) لائیو سٹاک پروڈکشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بہادر نگر فارم اوکاڑہ 78-1977 میں 3050۔ایکڑ پر قائم کیا گیا تھا۔ اس ادارے کے قائم کرنے کے مقاصد درج ذیل ہیں:۔

1۔ مویشیوں کی آئندہ نسل بہتر بنانے کے لئے اقدامات

2۔ جانوروں کے لئے سستے اور متوازن غذائی آمیزوں کی تیاری

3۔ زیادہ پیداوار دینے والے چارہ جات کی دریافت

4۔ تربیتی و توسیعی پروگرام کا انعقاد اور تحقیقی نتائج پر مبنی لٹریچر کی فراہمی

(ب) ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کام کرنے والے موجودہ ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ریسرچ کی جاتی ہے:۔

1۔ شعبہ نسل کشی و جینیات

2۔ شعبہ ابلاغ و توسیع

3۔ شعبہ خوراک و دیکھ بھال

4۔ شعبہ صحت

5۔ شعبہ چارہ جات

6۔ شعبہ شماریات واقتصادیات

7۔ شعبہ فارم

ریسرچ کے لئے جتنے ماہرین تعینات ہیں اوران کی تعلیمی قابلیت ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پچھلے دو سال کے دوران ادارہ کی آمدن واخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

سال	آمدن (روپے)	اخراجات (روپے)
2002-2003	2,00,50,600	6,94,00,000
2003-2004	2,23,11,900	4,38,50,000
ٹوٹل	4,23,62,500	11,32,50,000

لائیوسٹاک پروڈکشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بہادر نگر، اوکاڑہ، جانوروں، ان کی فروخت اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیل

*6546: انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لائیوسٹاک پروڈکشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ بہادر نگر (اوکاڑہ) کتنے رقبہ پر قائم کیا گیا تھا؟

(ب) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کس کس قسم کے جانور ہیں؟

(ج) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے 2003 سے آج تک کتنے جانور فروخت ہوئے ہیں، ان کی فروخت سے کتنی آمدن ہوئی ہے؟

(د) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے فروخت کردہ جانور کس کس کی نگرانی میں فروخت ہوئے؟

(ہ) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی کتنی اراضی پر کون کون کب سے ناجائز قابض ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) لائیوسٹاک پروڈکشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بہادر نگر (اوکاڑہ) 3050۔ایکڑ رقبہ پر قائم کیا گیا تھا۔

(ب) لائیوسٹاک پروڈکشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بہادر نگر میں نیلی راوی بھینسیں، ساہیوال اور داجل نسل کی گائیں، لوہی نسل کی بھیڑیں اور بکریاں ہیں۔

(ج) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے 2003 سے اپریل 2005 تک 1351 جانور فروخت ہوئے اوران کی فروخت سے 61,77,541 روپے آمدنی ہوئی۔

(د) اس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے فروخت کردہ جانور بذریعہ نیلام عام محکمہ کی تشکیل کردہ کمیٹی ممبران کی نگرانی میں فروخت ہوئے۔

(ہ) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی اراضی پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

ضلع خوشاب، ویٹرنری ہسپتالوں، نسل کشی کی سہولیات اور سٹاف سے متعلقہ تفصیل

***6660**: **ملک محمد جاوید اقبال اعوان**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع خوشاب میں کہاں کہاں ویٹرنری ہسپتال ہیں، کس کس ویٹرنری ہسپتال میں نسل کشی کے جانور موجود ہیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتالوں میں مختلف کیڈر کے عملہ کی تفصیل کیا ہے، ان میں کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے کس وجہ سے خالی پڑی ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع خوشاب میں 16 ویٹرنری ہسپتال ہیں اور کسی بھی ویٹرنری ہسپتال میں نسل کشی کے جانور موجود نہ ہیں۔ یہ ہسپتال جہاں واقع ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ خوشاب	2۔ گروٹ	3۔ جوہر آباد	4۔ مٹھہ ٹوانہ
5۔ ہڈالی	6۔ چک 44 ایم بی	7۔ چک نمبر 26 ایم بی	8۔ گنجیال
9۔ انگہ	10۔ پیل	11۔ نوشہرہ	12۔ کھوڑہ
13۔ کھبیکی	14۔ روڈہ	15۔ نور پور تھل	16۔ آدھی کوٹ

(ب) ان ہسپتالوں میں مختلف کیڈر کے عملہ کی تفصیل اور ان میں جتنی اسامیاں جتنے عرصے سے، جس وجہ سے خالی ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ہسپتال	ویٹرنری آفیسر بی ایس 17	ویٹرنری اسسٹنٹ بی ایس 6	عملہ بی ایس 1	بی ایس	خالی اسامیاں تعداد	عرصہ	بوجہ خالی
1۔	خوشاب	1	1	1	1	1	31-8-03	بوجہ بھرتی پر پابندی

2-	گروٹ	-	1	1	-	-	-	-
3-	جوہر آباد	1	1	2	-	-	-	-
4-	مٹھ ٹوانہ	1	خالی	2	6	1	29-4-04	بوجہ بھرتی پر پابندی
5-	ہڈالی	خالی	1	2	17	1	29-10-98	-ایضاً-
6-	چک نمبر 44 ایم بی	-	1	1	-	-	-	-ایضاً-
7-	چک نمبر 26 ایم بی	-	1	1	1	1	31.5.2000	-ایضاً-
8-	گنجیال	خالی	-	3	17	1	23-8-1999	-ایضاً-
9-	انگہ	-	خالی	2	6	1	6-11-2002	-ایضاً-
10-	پیل	-	1	خالی	1	1	11-3-2003	-ایضاً-
11-	نوشہرہ	1	-	2	-	-	-	-
12-	کھوڑہ	-	1	1	-	-	-	-
13-	کھبیکی	خالی	1	1	17	1	31-12-92	-ایضاً-
14-	روڈہ	-	1	1	-	-	-	-
15-	نور پور تھل	خالی	1	2	17	1	15-8-98	-ایضاً-
16-	آدھی کوٹ	خالی	1	3	17	1	30.10.98	-ایضاً-

ضلع راولپنڈی، ویٹرنری ہسپتال، ڈاکٹرز، ادویات اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*6755: جناب محمد وقاص: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں، ان میں کتنے ڈاکٹرز کل وقتی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں، ان کی تنخواہوں اور دیگر الاؤنس کا معیار کیا ہے؟

(ب) کیا ملازم ڈاکٹرز کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت حاصل ہے، اگر ہاں تو کن شرائط پر؟

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے جانوروں کے لئے کون کون سی ادویات، ویکسین یا انجکشن مفت فراہم کئے جاتے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں 13 ہسپتال اور 23 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں اور 17 ویٹرنری ڈاکٹرز کل وقتی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی تنخواہیں BPS-17 و مروجہ الاؤنسز پنجاب گورنمنٹ کے مقرر کردہ ہیں۔

(ب) ویٹرنری ڈاکٹرز کو حسب ذیل شرائط پر پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے:۔
1۔ ہسپتال کے احاطہ میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہ ہے۔
2۔ ہسپتال کے اوقات کار کے دوران اجازت نہ ہے، لیکن اوقات کار کے بعد پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے۔
3۔ پرائیویٹ پریکٹس کے لئے ڈاکٹرز صاحبان touting نہیں کریں گے۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے جانوروں کے لئے ویکسینز کے علاوہ ہسپتال میں دستیاب تمام ادویات وانجکشن روپے کی ادائیگی (پرچی فیس) پر مفت فراہم کی جاتی ہیں۔

صوبہ میں دودھ / گوشت کی سالانہ پیداوار اور اس میں اضافہ کے لئے اقدامات کی تفصیل

*6792: رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات اور ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت دودھ اور گوشت کی اندازاً پیداوار کیا ہے اور اس میں سالانہ کتنا اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) اگر دودھ اور گوشت سے صوبہ پنجاب زر مبادلہ کما رہا ہے تو کتنی مالیت کا سالانہ دودھ اور گوشت برآمد ہو رہا ہے؟

(ج) محکمہ ہذا نے دودھ اور گوشت خصوصاً پولٹری بھیڑ، بکریوں اور بڑے گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے کون سے انقلابی اقدامات کئے ہیں یا زیر غور ہیں؟

(د) صوبہ ہذا میں کون کون سے ادارہ جات ڈیری اور کیٹل فارمنگ کے لئے قرضہ جات فراہم کر رہے ہیں اور گزشتہ دو سالوں میں کتنا قرضہ مذکورہ فارمز کو دیا گیا؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت دودھ اور گوشت کی سالانہ پیداوار اور اس میں سالانہ اضافے کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

دودھ کی پیداوار بحساب ہزار ٹن۔

اشیاء	سال 04-2003	سال 05-2004	سالانہ اضافہ	فیصد اضافہ
دودھ (ہزار ٹن)	17515	17753	238	1.36

بیف (ہزار ٹن)	469	474	5	1.07
مٹن (ہزار ٹن)	236	242	6	2.54

جبکہ مرغی کے گوشت کی اوسط پیداوار 294600 میٹرک ٹن ہے اور اس میں سالانہ 20.10 فیصد اضافہ ہو رہا ہے۔

(ب) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) محکمہ لائیو سٹاک دودھ، گوشت (پولٹری، بھیڑ، بکریوں) اور بڑے گوشت کی پیداوار بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات / منصوبہ جات کا اجراء عمل میں لا رہا ہے۔
سپورٹ سروسز برائے فارمرز، ڈیریز فری زون، لیبارٹری برائے تشخیص امراض حیوانات اور دوغلی نسل کے مویشیوں کے ذریعے بیف کی پیداوار میں اضافہ کرنا۔

(د) صوبہ پنجاب میں جن ادارہ جات نے ڈیری اور کیٹل فارمنگ کے لئے گزشتہ دو سالوں میں جتنے قرضے فارمرز کو دیئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام ادارہ جات / بنک	سال 04-2003 (ملین روپے)	سال 05-2004 (1-7-04 to 31-5-05) (ملین روپے)
نیشنل بنک آف پاکستان	425.405	1205.814
الائیڈ بنک آف پاکستان لمیٹڈ	10.900	2.290
حبیب بنک لمیٹڈ	210.755	542.925
دی بنک آف پنجاب	35.600	250.365
مسلم کمرشل بنک لمیٹڈ	7.357	8.614
زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان لمیٹڈ	1072.823	1042.379
پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن	251.480	85.884
پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ	371.196	1327.191
میزان	2385.516	4465.462

صوبہ میں مویشی پال فارمز سے متعلقہ تفصیل

*6793: سردار پرویز حسن نکئی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات اور ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ ہذا کے تحت کتنے مویشی پال فارمز ہیں، کتنے رقبوں پر قائم ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان فارموں میں کون کون سے مویشی کتنی تعداد میں ہیں اور آج تک محکمہ مذکور نے کن کن شعبوں میں تحقیقات کیں ہیں، تفصیلات مہیا کی جائیں؟

(ج) گزشتہ دو سالوں میں ان فارموں پر آنے والے اخراجات اور آمدن کی تفصیلات مہیا فرمائیں۔

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت اس وقت 22 مویشی پال فارم ہیں۔ان کے نام، رقبہ اور جائے وقوع ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ان فارموں میں جس قسم کے مویشی ہیں، ان کی تعداد اور ان فارموں پر محکمہ نے جن شعبوں پر تحقیقات کیں ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گزشتہ دو سالوں میں ان فارموں پر آنے والے اخراجات اور آمدن کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ لائیو سٹاک میں موجود ماہرین اور پی ایچ ڈی کے لئے دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*6794: سردار پرویز حسن نکئی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات اور ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ ہذا میں اس وقت کتنے پی ایچ ڈی سکالرز/ماہرین ہیں، کس شعبہ میں موجود ہیں، ان کے نام اور عہدہ جات کیا ہیں؟

(ب) محکمہ مذکورہ سالانہ کتنے افراد کو اپنے متعلقہ شعبے میں پی ایچ ڈی کی سہولیات مہیا کر رہا ہے، ان پر اٹھنے والے اخراجات کیا ہیں؟

(ج) محکمہ ہذا کتنے افراد کو بیرون ملک اور کتنے افراد کو اندرون ملک پی ایچ ڈی اور دیگر پیشہ ورانہ استعداد بڑھانے کے لئے سالانہ سہولیات مہیا کر رہا ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ میں اس وقت 30 پی ایچ ڈی سکالرز/ماہرین ہیں۔

ان کے نام، عہدہ اور شعبہ جات ضمیمہ (الف) درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	شعبہ جات
1۔	ڈاکٹر محمد اقبال	ریسرچ آفیسر	مائیکروبیالوجی
2۔	ڈاکٹر محمد لطیف	پیتھالوجسٹ	پیراسٹالوجی
3۔	ڈاکٹر محمد ارشد	ریسرچ آفیسر	مائیکروبیالوجی
4۔	ڈاکٹر محمد شبیر	ریسرچ آفیسر	زوالوجی
5۔	ڈاکٹر محبوب عالم قریشی	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	مائیکروبیالوجی
6۔	ڈاکٹر محمد اکرام الحق	ویٹرنری آفیسر	اینمل نیوٹریشن
7۔	ڈاکٹر محمد ذوالفقار	ڈائریکٹر جنرل (ریسرچ)	ایف ایم ڈی آر سی
8۔	ڈاکٹر رشید احمد	ڈائریکٹر	ویٹرنری مائیکروبیالوجی
9۔	ڈاکٹر جاوید اقبال	فارم سپرنٹنڈنٹ	اینمل بریڈنگ اینڈ جنیٹکس
10۔	ڈاکٹر طاہر یعقوب	ریسرچ آفیسر	ویٹرنری مائیکروبیالوجی
11۔	ڈاکٹر منظور احمد	ریسرچ آفیسر	اینمل بریڈنگ اینڈ جنیٹکس
12۔	ڈاکٹر عبدالوحید سہوٹہ	سینئر ریسرچ آفیسر	شعبہ بریڈنگ اینڈ انکوبیشن
13۔	ڈاکٹر عاطف حنیف	ویٹرنری آفیسر	فشریز
14۔	ڈاکٹر محمد حنیف خان	ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر	اینیمل ریپروڈکشن
15۔	ڈاکٹر قربان حسین	ڈی ایل او	اینیمل نیوٹریشن
16۔	ڈاکٹر شوکت علی بھٹی	ایس وی او	اینیمل نیوٹریشن
17۔	ڈاکٹر افتخار علی	ڈپٹی سیکرٹری ٹیکنیکل	اینیمل نیوٹریشن
18۔	ڈاکٹر اکبر علی	ڈی ایل او	اینیمل نیوٹریشن
19۔	ڈاکٹر سلطان محمود	ویٹرنری آفیسر	اینیمل نیوٹریشن
20۔	ڈاکٹر طوبیٰ زمان	وی او ہیلتھ	ویٹرنری پیتھالوجی
21۔	ڈاکٹر عباس حیدر	وی او ہیلتھ	پیراسائٹالوجی
22۔	ڈاکٹر ارشاد الحق	اے آر او جی ڈی	اینیمل ریپروڈکشن
23۔	ڈاکٹر محمد یونس	ڈپٹی ڈائریکٹر	اینیمل ریپروڈکشن
24۔	ڈاکٹر سراج الدین ساجد	ویٹرنری آفیسر ہیلتھ	مائیکروبیالوجی
25۔	ڈاکٹر نائلہ دل	ایس وی او	ایمونالوجی
26۔	ڈاکٹر سید امتیاز حسین شاہ	ڈائریکٹر	ریپروڈکٹو فزیالوجی
27۔	ڈاکٹر ادریس علی زاہد	فارم سپرنٹنڈنٹ	اینیمل ریپروڈکشن
28۔	ڈاکٹر عبدالستار	ریسرچ آفیسر	اینیمل ریپروڈکشن
29۔	ڈاکٹر عبدالرحمٰن	ریسرچ آفیسر	اینیمل سائنسز
30۔	ڈاکٹر حامد جلیل	ڈپٹی ڈائریکٹر	ویٹرنری مائیکروبیالوجی

(ب) محکمہ پانچ فیصد خواہشمند افراد کو رخصت تعلیمی کی سہولت پر پی ایچ ڈی کرنے کی اجازت دیتا ہے اور دوران پی ایچ ڈی ان پر تنخواہ کی صورت میں اٹھنے والے اخراجات محکمہ برداشت

کرتا ہے یاHigher Education Commission Islamabadمیں قابلیت کے معیار پر پورا اترنے والے افراد کو اعلیٰ تعلیم پی ایچ ڈی حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ان پر اٹھنے والے اخراجات کا تعین بھی Higher Education Commission Islamabadہی کرتا ہے۔

(ج) محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بیرون ملکی امداد دستیاب ہونے پر بیرون ملک پی ایچ ڈی و دیگر پیشہ ورانہ استعداد بڑھانے کے لئے سہولیات فراہم کر رہا ہے جبکہ اندرون ملک پانچ فیصد تکنیکی افسران کو پی ایچ ڈی و دیگر پیشہ ورانہ استعداد بڑھانے کے لئے رخصت تعلیمی کی سہولیات بھی فراہم کرتا ہے۔

لاہور، وحدت لنک روڈ پر واقع اوقاف کی مسجد اور پراپرٹی سے متعلقہ تفصیلات

*6828: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جامعہ مسجد صدق علی شاہ، راواں لنک وحدت روڈ نزد بخاری مارکیٹ لاہور محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے، اگر ہاں تو کب سے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مسجد کی پانچ دکانوں اور بالائی منزل کا کرایہ عرصہ تقریباً 14 سال سے قبضہ گروپ وصول کر رہا ہے، ان دکانوں کا کرایہ کتنا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مسجد کے نام 14 کنال اراضی بھی ہے، جو کہ محکمہ اوقاف نے اپنے ملازمین کو دے رکھی ہے اور قبضہ گروپ اس زمین کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مسجد میں خطیب اور امام کی اسامیاں ہیں مگر موقع پر آج تک کوئی بھی نہیں آیا اور مینجروں کی ملی بھگت سے تنخواہوں کی مد میں لاکھوں روپے وصول کئے جا چکے ہیں۔ اب تک اس مد میں کتنی رقم لی جا چکی ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اوقاف نے مذکورہ مسجد کی دکانوں وغیرہ کو قبضہ گروپ سے واگزار کرنے کی کوشش کی ہے، اگر ہاں تو کب اور لاپرواہی برتنے والے افراد کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے اور کب تک قبضہ گروپ سے مذکورہ پراپرٹی واگزار کروالی جائے گی؟

وزیر اوقاف:

(الف) یہ درست ہے کہ جامع مسجد صدق علی شاہ، راواں لنک وحدت روڈ بخاری مارکیٹ زیر تحویل محکمہ اوقاف ہے۔ یہ مسجد 80-5-24 سے محکمہ کی تحویل میں ہے۔

(ب) اصل معاملہ یوں ہے کہ مذکورہ جائیداد دوکانات وغیرہ کا قاری فیض رسول اور محکمہ اوقاف کے درمیان تنازع ہے اور معاملہ مختلف عدالتوں، انٹی کرپشن میں زیر سماعت ہے۔ پانچ دکانات کا اس وقت ماہوار کرایہ 4177 روپے ہے اور جون 2004 تک مبلغ 4,39,464 روپے کے بقایاجات واجب الوصول ہیں۔

(ج) اس حد تک درست ہے کہ مسجد کے نام 14 کنال اراضی وقف ہے جو سابق وزیر اعظم جناب محمد خان جونیجو کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت ملازمین اوقاف کو رہائشی مقاصد کے لئے دی گئی۔ عدالت عالیہ نے یہ الاٹمنٹ منسوخ کر دی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ مسجد میں نائب خطیب / امام اور خادم کی اسامیاں موجود ہیں۔ مسجد کا معاملہ حساس نوعیت کا ہے۔ چونکہ ناجائز قابضین عملہ اوقاف کو مسجد میں کام نہیں کرنے دیتے لہذا عملہ مسجد سے کسی اور جگہ کام لیا جا رہا ہے۔ ماہ اپریل 2005 تک عملہ کی تنخواہ پر مبلغ 13,16,000 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ہ) محکمہ اوقاف پنجاب نے مسجد صدق علی شاہ کے بارہ میں کسی قسم کی انتظامی غفلت کا مظاہرہ نہ کیا ہے۔ سال 1995 سے تاحال مسلسل ہر فورم پر ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ہائی کورٹ، سول کورٹ میں زیر سماعت متعدد مقدمات رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ قبضہ گروپ کے خلاف کارروائی کے لئے محکمہ اوقاف نے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور، ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر، ڈی آئی جی، ایس ایس پی لاہور اور متعلقہ تھانہ وحدت کالونی لاہور کو تحریراً گزارشات کیں۔ مورخہ 2004-1-21 کو ایس ایچ او نے واضح طور پر محکمہ اوقاف کو تحریر دی کہ اس وقت چار مختلف عدالتوں میں وقف مذکورہ سے متعلقہ مقدمات زیر سماعت ہیں، جس میں معاملہ بید خلی بھی زیر سماعت ہے جو عدم مداخلت پولیس کے احکام کی بناء پر کارروائی نہ کی جا سکتی ہے۔ ناجائز قابضین کے خلاف انٹی کرپشن عدالت میں بھی معاملہ زیر سماعت ہے، ملزمان ضمانت پر ہیں، مقدمہ کی باقاعدہ سماعت شروع ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں ناجائز قابضین کے خلاف اراضی / جائیداد

مذکورہ کے جعلی بیع نامہ کی تنسیخ کے لئے محکمہ نے سول عدالت اور انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ سے رجوع کر رکھا ہے۔ جیسے ہی issues کا فیصلہ ہوتا ہے، محکمہ اوقاف بلا تاخیر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائے گا۔

گوجرانوالہ، محکمہ اوقاف کی اراضی، ٹھیکہ جات اور غیر قانونی قابضین کی تفصیل اور حکومتی اقدامات

*6936: چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ میں کس کس مقام پر محکمہ اوقاف کی زمین موجود ہے۔ زمین کا رقبہ، نام اور علاقہ کا نام بیان فرمائیں۔

(ب) کون کون سی زمین محکمہ اوقاف نے لیز یا ٹھیکہ پر دی ہے، لیز یا ٹھیکے لینے والے افراد کے نام، رقبہ اور مقام بیان فرمائیں۔

(ج) غیر قانونی قابضین رقبہ محکمہ اوقاف کی تفصیل بیان فرمائیں، حکومت غیر قانونی قابضین کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف:

(الف) گوجرانوالہ زون میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل وقف اراضیات بذریعہ نیلام عام مستاجری رقبہ تعداد، محل وقوع اور پٹہ دار کی تفصیل نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں مفصل صورتحال نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) غیر قانونی / ناجائز قابضین کی فہرست نشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان ناجائز قابضین کو نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں اور ضلعی انتظامیہ کو بھی بذریعہ مال گزاری ایکٹ واوقاف وصول کرنے اور بے دخلی کے لئے تحریر کیا جا چکا ہے۔

لاہور / گوجرانوالہ، اوقاف کی مساجد و مزارات اور دربار پیر و شہید کوٹ شاہاں کے ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیل

*6963: چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ اور لاہور میں کتنے مزارات اور کتنی مساجد محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اوقاف نے دربار پیرو شہید کوٹ شاہاں پر قبضہ کر کے اسے ٹھیکہ پر دے دیا ہے۔ ٹھیکیدار نے مزار شریف اور اس سے ملحقہ قبرستان پر قبضہ کر رکھا ہے اور قبرستان کے راستے بند کر کے علاقہ کے مکینوں کو مردے گھروں میں دفنانے پر مجبور کر رکھا ہے؟

(ج) کیا حکومت ٹھیکیدار سے قبرستان اور مزار شریف کی اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں 11مزارات 7 مساجد ہیں جب کہ لاہور میں 71 مزارات اور 63 مساجد ہیں۔ تفصیل فلیگ (الف)،(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دربار حضرت پیرو شہید کوٹ شاہاں اور اس سے ملحقہ جائیداد محکمہ اوقاف کو بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری ایس او پی 1(135)اے95/ مورخہ 5۔اکتوبر 2000 اپنی تحویل میں لینے کے بعد کیش بکس کی آمدن حسب پالیسی محکمہ اوقاف ٹھیکہ پر دے رکھی ہے۔ یہ غلط ہے کہ ٹھیکیدار نے دربار شریف اور اس سے ملحقہ قبرستان پر قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ ٹھیکیدار نے قبرستان کے راستے بند کر کے علاقہ کے مکینوں کو مردے گھروں میں دفنانے پر مجبور کر رکھا ہے۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ دربار سے ملحقہ ایک کنال 10 مرلے اراضی قبرستان کے لئے مخصوص ہے۔ قبرستان میں جگہ کی کمی کے باعث مجاز اتھارٹی جناب چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب کی اجازت کے بغیر قبریں بنانے کی پابندی لگائی گئی ہے۔ دربار شریف کی مغرب جانب سے تقریباً 3۔ایکڑ اراضی پر مشتمل قبرستان موجود ہے، جس میں اہل علاقہ کو میت کی تدفین پر کوئی پابندی نہ ہے۔

(ج) ٹھیکیدار نے دربار شریف کی آمدن کیش بکس اور آمدن متفرق نذرانہ جات قانون وضابطہ کے مطابق بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر حاصل کر رکھا ہے، اس لئے اراضی پر ٹھیکیدار کا نہ تو قبضہ ہے اور نہ ہی اس کا اس سے کوئی تعلق ہے لہذا بلا جواز کسی قسم کی کارروائی مناسب نہ

ہے۔یہ مزار فاضل آمدن والا ہے، محکمہ کو معقول آمدن وصول ہو رہی ہے، اس لئے اسے واگزار کرنا محکمہ اور مزار کے مفاد میں نہ ہے۔

تحصیل شور کوٹ، دربار حضرت شاہ صادق کی پراپرٹی، آمدن و خرچ اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*7005: میاں ظہور ساجد جنجوعہ: کیا وزیر اوقاف از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دربار حضرت شاہ صادق نہنگ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ سے ملحقہ دکانوں اور زمین زرعی و سکنی کی تفصیل بیان فرمائیں۔

(ب) سال 2002 سے آج تک اس دربار کی آمدن دکانوں، زرعی اور سکنی زمین سے اور غلہ کی تفصیل الگ الگ دی جائے۔

(ج) اس دربار کی مرمت و تعمیر پر اس عرصہ کے دوران کتنی رقم سال وار کس کس ترقیاتی کام پر خرچ کی گئی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس دربار کی ملکیتی 250 مربع زرعی اراضی ہے، اگر ہے تو اس زرعی اراضی پر کون کون لوگ قابضین ہیں، ان میں جائز اور ناجائز قابضین کے نام کی تفصیل الگ الگ دی جائے۔

(ہ) کیا حکومت اس دربار کی آمدن سے علاقہ میں کوئی بڑا فلاحی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) دربار حضرت شاہ صادق نہنگ سے ملحقہ اراضی کا کل رقبہ 6316۔ایکڑ 3 کنال 16 مرلے ہے، جس میں سے 857 زرعی اراضی 5322 ایکڑ 4 کنال 16 مرلے ہے جبکہ آبادی دیہہ 87 ایکڑ، سکول قبرستان دفتر یونین کونسل 42۔ایکڑ 2 کنال 10 مرلے نہریں راجباہ حفاظتی بند، 428۔ایکڑ سڑکیں، 30۔ایکڑ 4 کنال 10 مرلے دریا برد 233 ایکڑ، سیم نالہ 32۔ایکڑ اور سیلابی 141۔ایکڑ اور جھنگ صدر میں 6 عدد دکانات ہیں۔

(ب) سال 02-2001 سے مئی 2005 تک آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	آمدن زمین	آمدن کیش بکس	آمدن دکانات	متفرق	میزان
2001-2002	55,64,425	70,438	-	25,416	56,60,279

2002-2003	81,78,525	74,242	۔	400	82,53,166
2003-2004	84,96,485	83,232	50,000	10,300	86,40,108
جولائی04تا مئی05	91,91,019	93,232	67,000	5,46,340	98,97,591
ٹوٹل	3,14,30,453	3,21,235	1,17,000	5,82,456	3,24,51,144

(ج) دربار حضرت شاہ صادق نہنگ پر02-2001 سے05-2004تک تعمیر ومرمت پر مبلغ 25,28,476روپے خرچ ہوئے۔ اخراجات کی سال وار تفصیل پرچم (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دربار حضرت شاہ صادق نہنگ سے ملحقہ وقف اراضی میں سے رقبہ تعدادی 5322۔ایکڑ 4کنال16 مرلے کاشتہ ہے جس کا پٹہ محکمہ اوقاف وصول کرتا ہے۔ جن لوگوں سے پٹہ وصول کیا جاتا ہے یہی پٹہ داران قابضین ہیں۔ مینجر اوقاف شورکوٹ کی رپورٹ کے مطابق ان پٹہ داران کی تعداد715 ہے۔ ناموں کی فہرست برنشان (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، جبکہ ناجائز قابضین کی تعداد چار عدد ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

فہرست ناجائز قابضین موضع لکووالا

نمبر شمار	نام قابض	رقبہ م	ک	ایکڑ
1۔	خادم ولد احمد	0	0	4
2۔	منظور حسین ولد اعجاز حسین پسران محمد علی موضع قائم بھروانہ	0	3	15
3۔	غلام حسین ولد متعلی	12	3	4
4۔	۔ایضاً۔	0	2	27

(ہ) آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اہم مزارات / بڑی مساجد میں حفظ وناظرہ، تجدید وقرآت قرآن حکیم کے مدارس قائم کر رہا ہے۔ دربار حضرت شاہ صادق نہنگ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کی جامع مسجد میں مدرسہ کا قیام بھی پروگرام میں شامل ہے۔ مدرسہ قائم ہونے کے بعد علاقہ کے باشندے اس سے مستفید ہوسکیں گے۔

ضلع بہاولپور میں سال2003تا حال، ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی عمارات، ادویات اور علاج سے متعلقہ تفصیل

*7022: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولپور میں ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں میں سال2003 سے آج تک کتنے بیمار جانوروں کا علاج کیا گیا؟

(ب) ادویات کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی خرچ ہوئی؟

(ج) ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں کی بلڈنگز کی صورتحال کیا ہے اور یہ کتنے کتنے رقبے پر مشتمل ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع بہاولپور میں سال04-2003 سے05-2004 تک398013 بیمار جانوروں کا علاج کیا گیا۔

(ب) سال04-2003 کے دوران ادویات کی مد میں1160200 روپے کی رقم مختص کی گئی جس میں سے75,000 روپے خرچ کئے گئے جبکہ سال05-2004 میں12,30,000 روپے مختص کئے گئے اور تمام رقم خرچ ہو گئی۔

(ج) ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں کے نام، بلڈنگ کی صورتحال اور ان کے رقبے کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد میں سرکاری قبرستانوں اور ان پر قائم تجاوزات کی تفصیل اور حکومتی اقدامات

*7099: بیگم نور النساء ملک: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول کتنے قبرستان ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ شہر فیصل آباد میں قبرستان کی اراضی پر تجاوزات تعمیر ہو چکی ہیں اور قبضہ کروانے کے عمل میں محکمہ کا عملہ بھی شامل ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ناجائز تجاوزات گرانے، قبرستان کی زمین قبضہ گروپ سے واگزار کروانے اور معاون عملہ کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف:

(الف) ضلع فیصل آباد میں زیر تحویل محکمہ اوقاف کے قبرستانوں کی تعداد صرف6 عدد ہے۔

(ب) فیصل آباد شہر کے کسی قبرستان (زیر تحویل محکمہ اوقاف) کی اراضی پر ناجائز تجاوزات نہ ہیں اور نہ ہی محکمہ اوقاف کے کسی ملازم نے ناجائز تجاوزات کروانے میں کوئی حصہ لیا ہے۔

(ج) چونکہ شہر فیصل آباد کے کسی قبرستان زیر تحویل محکمہ اوقاف کی اراضی پر کوئی ناجائز تجاوزات نہ ہوئی ہیں، اس لئے ان کو واگزار کروانے یا کسی اہلکار کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع فیصل آباد میں 2000 تا 2005، محکمہ اوقاف کی اراضی پر ناجائز قابضین اور حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیل

*7100: بیگم نور النساء ملک: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں سال 2000 سے جون 2005 تک محکمہ اوقاف کی کتنی زمین پر غیر قانونی طور پر کتنے لوگ قابض ہوئے، ان کی تفصیل شہر، گاؤں وار فراہم کی جائے۔

(ب) محکمہ ہذا کے جو اہلکار غیر قانونی قبضے کروانے میں شامل رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل مہیا کی جائے۔

(ج) متذکرہ ضلع میں اوقاف کی زمین پر جن جن افراد نے قبضہ کیا اور ان کے جو سرکاری اہلکار معاونین رہے، ان کے خلاف حکومت نے آج تک کوئی انکوائری یا قانونی کارروائی کرتے ہوئے کیا اقدامات کئے ہیں نیز مذکورہ عرصہ میں اب تک محکمہ نے کتنی اراضی قابضین سے واگزار کروائی ہے۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف:

(الف) ضلع فیصل آباد میں سال 2000 تا جون 2005 تک محکمہ اوقاف کی کسی اراضی پر کوئی ناجائز قبضہ نہیں ہوا ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف کا کوئی اہلکار ناجائز قبضہ کروانے میں شامل نہیں ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں سال 2000 سے جون 2005 تک کسی فرد نے اوقاف کی اراضی پر ناجائز قبضہ نہ کیا ہے، اس لئے اسے واگزار کروانے اور کسی کے خلاف کارروائی کرنے کا سوال پیدا نہ ہوتا ہے۔

راولپنڈی میں محکمہ امور پرورش حیوانات کے سٹاف، فنڈز اور منصوبہ جات کی تفصیل

*7125(A): راجہ طارق کیانی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت ضلع راولپنڈی میں محکمہ ہذا کے تحت کیا کیا کام ہو رہا ہے، کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ب) عملہ کی سکیل وار تفصیل بتائی جائے۔

(ج) سال 2004 میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) اس وقت ضلع راولپنڈی میں محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت جو کام ہو رہا ہے اور جو سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ بیمار جانوروں کا علاج معالجہ

2۔ گائے اور بھینسوں کی نسل کشی

3۔ فارمر ڈیز کا انعقاد

4۔ متعدی اور غیر متعدی امراض کے خلاف جانوروں میں حفاظتی ٹیکہ جات

5۔ بھیڑ بکریوں اور بڑے جانوروں میں پیٹ کے کرموں کی ادویات پلانا۔

6۔ مذبحہ خانہ میں تندرست جانوروں کے ذبحہ ہونے کو یقینی بنانا۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں عملہ کی سکیل وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2004 میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال برائے 04-2003 میں 2,52,19,800 روپے فنڈز دیئے گئے۔

سال برائے 04-2003 میں 2,81,31,000 روپے فنڈز دیئے گئے۔

بہاولپور، مسجد جامع الصادق سے منسلک زرعی و کمرشل پراپرٹی اور تعمیراتی کام سے متعلقہ تفصیل

*7216: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاول پور کی مشہور مسجد جامع الصادق سے کتنی زرعی اراضی اور دکانیں منسلک ہیں، زرعی زمین سے کتنی آمدنی ہوتی ہے اور دکانوں سے کتنی آمدنی ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جامع الصادق میں تعمیراتی کام ہو رہا ہے، جو تاحال نامکمل ہے۔ کام کا معیار ٹھیک نہ رہا ہے اور اس سلسلہ میں انکوائری ہوئی ہے؟ اس انکوائری کے کیا نتائج سامنے آئے اور ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟

وزیر اوقاف:

الف) جامع مسجد الصادق بہاول پور سے کوئی زرعی اراضی منسلک نہ ہے البتہ اس مسجد سے 276 عدد یونٹس کرایہ داری منسلک ہیں، جن سے محکمہ اوقاف کو مبلغ 14,86,116 روپے سالانہ آمدن ہوتی ہے۔

(ب) جامع مسجد الصادق کی تزئین و آرائش / مرمت کے کام کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے بذریعہ مراسلہ نمبر پی ڈبلیو پی، ڈی پی (12) اے / 99 مورخہ 17۔جولائی 1999 کو مبلغ 42,79,000 روپے کی انتظامی منظوری جاری کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں مبلغ 20,00,000 روپے حکومت پنجاب اور مبلغ 22,79,000 روپے محکمہ اوقاف کی طرف سے فراہم کئے گئے، اس وقت کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) بہاولپور فیاض الدین احمد تحسین نے تعمیراتی کمیٹی کا چیئرمین ہونے کے ناتے ایک کمیٹی تشکیل دی اور محکمہ بلڈنگ بہاولپور کے انجینئرنگ ونگ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی۔ موقع پر کام تکمیل کے آخری مراحل میں تھا جس پر تعمیراتی کمیٹی نے کچھ نقائص کی نشاندہی کرتے ہوئے کام رکوا دیا۔ البتہ کئے گئے کام کا مذکورہ تعمیراتی کمیٹی مبلغ 40,51,674 روپے کی ادائیگی متعلقہ ٹھیکیدار کو کر چکی ہے۔ اس ضمن میں یہ تحریر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ یہ تعمیراتی کام محکمہ اوقاف نے نہ کرایا ہے، بلکہ یہ کام مسجد کی تعمیراتی کمیٹی اور محکمہ بلڈنگ بہاولپور کے انجینئرنگ ونگ نے کرایا ہے اور اس وقت یہ معاملہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر بہاولپور کے پاس زیر سماعت ہے جس کا فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے۔

ضلع راولپنڈی، محکمہ کے زیرانتظام مزارات / مساجد، پراپرٹی، سٹاف اور سال 04-2003 کی آمدن کی تفصیل

*7222: محترمہ ثمینہ جدون: کیاوزیراوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں واقع مساجد، مزار، دکانیں عمارتیں جو محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں ان سے ہونے والی آمدن کی تفصیل برائے سال 04-2003 بیان کریں۔

(ب) ان مقامات کی دیکھ بھال کے لئے تعینات عملے کی تفصیل اور نام بتائے جائیں۔

وزیراوقاف:

(الف) ضلع راولپنڈی میں درج ذیل مساجد، مزارات اور دکانیں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں:۔

مساجد 22، مزارات 21، یونٹس 226

سال 04-2003 میں مساجد سے آمدن 25,29,804 مزارات سے آمدن 41,15,279

کل میزان 66,45,083

(ب) ان مقامات کی دیکھ بھال کے لئے تعینات عملہ کی تفصیل نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال، محکمہ کے زیرانتظام مزارات / مساجد، سٹاف اور آمدن و خرچ کی تفصیل

*7223: محترمہ منور صغیر: کیاوزیراوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت محکمہ اوقاف کے زیراہتمام کتنی مساجد اور کتنے دربار ہیں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی کتنی آمدن ہے اور کتنے اخراجات ہیں، تفصیل بابت 04-2003 ایوان میں پیش کی جائے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کا کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

وزیراوقاف:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف پنجاب کے زیرانتظام 11 مساجد اور 12 دربار ہیں۔

(ب) ضلع ساہیوال میں سال 04-2003 میں آمدن واخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

تفصیل آمدن

کرایہ	زرپٹہ	کیش بکسز	متفرق	فیس منتقلی کرایہ	میزان
24,51,009	4,76,685	26,92,398	3,38,140	1,77,700	61,35,932

تفصیل اخراجات

تنخواہ	کرایہ مکان	الاؤنسز	بجلی	ختم قرآن	صف	عرس	متفرق	میزان
1113310	59739	221459	710776	4,200	9300	5000	1622	2125407

(ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کا درج ذیل عملہ کام کر رہا ہے:۔

عملہ دفتر مینجر اوقاف	ضلع خطیب مع آئمہ / خطباء	موذنین / خادمین	نگران
4	12	12	12

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

ضلع بھکر، "ڈیرہ پروگرام" کے تحت فیڈ کی تقسیم کی تفصیل

338: جناب حفیظ اللہ خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات اور ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) "ڈیرہ پروگرام" کے تحت ضلع بھکر، بالخصوص حلقہ پی پی۔49 میں کیٹل فیڈ کہاں کہاں تقسیم کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔49 میں کسی بھی لائیو سٹاک فارمر کو اس پروگرام کے تحت کیٹل فیڈ تقسیم نہیں کیا گیا؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ:

(الف) ضلع بھکر بشمول حلقہ پی پی۔49 میں کیٹل فیڈ کے کل 1346 بیگز بذریعہ ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریز اور فارمر ڈے منعقد کر کے زیر نگرانی ناظمین و عوامی نمائندگان میں تقسیم کئے گئے جن کی تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ تحصیل بھکر 495 بیگز

2۔ تحصیل منکیرہ 305 بیگز

3۔ تحصیل کلور کوٹ 385 بیگز

4۔ تحصیل دریا خان 161 بیگز

حلقہ پی پی۔49 میں کیٹل فیڈ بذریعہ ویٹرنری ہسپتال درج ذیل مقامات پر تقسیم کی گئی۔

1۔	منکیرہ	90
2۔	پٹی بلندہ	20
3۔	حیدرآباد	65
4۔	67/ML	50
5۔	کوٹ افضل	80

(ب) یہ درست نہ ہے کہ حلقہ پی پی۔49 میں کسی بھی لائیوسٹاک فارمر کو اس پروگرام کے تحت کیٹل فیڈ تقسیم نہیں کیا گیا۔

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ جن پر غور کرنا چاہئے۔ میں نے اس سے پہلے بھی کہا تھا کہ حکومت کم از کم دودھ کا کوئی نرخ مقرر کرے کہ دودھ بیچنے والے دس پندرہ روپے فی لٹر دودھ خرید کر 40 روپے لٹر دودھ بیچتے ہیں۔ کوئی ایسی ٹیم بنائی جائے کہ جو اس چیز کی روک تھام کرے۔ اسی طرح ایک دن کا چوزہ 28 روپے سے لے کر 30 روپے تک فروخت ہو رہا ہے حالانکہ اس کی کل لاگت چھ یا سات روپے آتی ہے اور اس کو 28 یا 30 روپے کا فروخت کرتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا ظلم ہے اور اس وجہ سے مارکیٹ میں مرغی مہنگی ہو چکی ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ محکمہ کو ہدایت کریں کہ اس پر کچھ نہ کچھ غور کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ: جناب سپیکر! اگر ان کے پاس لائیوسٹاک کی بہتری کے لئے کوئی اچھی تجاویز ہیں تو وہ ہمیں دیں ہم ان پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین ملک نذر فرید کھوکھر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

رپورٹ (توسیع)

مسودہ قانون پنجاب، ربڑ و پلاسٹک کینز میں اشیائے خورد و نوش رکھنے پر پابندی کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین: محترمہ فریدہ رفیق سلہری مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

محترمہ فریدہ رفیق سلہری: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"The Punjab Prohibtion on use of Ruber and Plastic Cane for keeping victual Bill 2003 (Bill No.21 of 2003) moved by Mrs. Maha Treen Raja MPA کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔دسمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Prohibtion on use of Ruber and Plastic Cane for keeping victual Bill 2003 (Bill No.21 of 2003) moved by Mrs. Maha Treen Raja MPA کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔دسمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Prohibtion on use of Ruber and Plastic Cane for keeping victual Bill 2003 bill

No.21 of 2003 moved by Mrs. Maha Raja Tareen MPA کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-دسمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر
مجالس قائمہ کی کارکردگی پر اعتراض

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! دو تین رپورٹیں ہیں یہ پیش ہو جائیں اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! میں متعلقہ بات ہی کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا ہے کہ جس دن سے آپ کا یہ اجلاس شروع ہوا ہے یہاں پر آپ کی Privilege Committee اور مختلف مجالس قائمہ کے بارے میں بہت بڑا اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ بزنس کو نمٹاتی نہیں ہیں بلکہ linger on کرتی ہیں۔ یہاں پر آپ question put کرتے ہیں اور بہت سے ممبران کو interest نہیں ہوتا کہ کیا question put ہوا ہے؟ براہ مہربانی آپ اس کا suo moto نوٹس لیں کہ یہ کمیٹیاں اگر فنکشنل ہیں تو یہ بزنس کو نمٹائیں۔ آپ دیکھیں کہ یہ بل کب introduce ہوا، کب ریفر ہوا اور اس کی کتنی میٹنگز ہوئی ہیں۔ آپ جنرل دیکھیں جیسا کہ اس دن اخبار میں تھا کہ آپ ایک ایشو پر 26/26 میٹنگز کر رہے ہیں۔ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ممبران یہاں پر صرف ٹی۔اے، ڈی۔اے کے لئے آتے ہیں۔ اگر آپ زیادہ بزنس دے دیں اور وہ meet کریں مگر

The business assigned to the committee should be finalized in recommended due time.

جناب چیئرمین: رانا صاحب! اس میں صورتحال یہ ہے کہ کمیٹی کو بعض معاملات جو ریفر کئے جاتے ہیں ان میں محکمہ نے اپنی رائے دینی ہوتی ہے اور اس رائے کو کمیٹی میں consider کیا جاتا

ہے۔ باقی ممبران اپنی اپنی رائے دیتے ہیں اور اس رائے کو بھی کمیٹی میں consider کیا جاتا ہے اس لحاظ سے بعض دفعہ اس میں تاخیر ہوتی ہے لیکن جیسا آپ نے کہا ہے کوشش یہ کی جائے گی کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ معاملات کو جلد نمٹایا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! legislation سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں ہے۔ اگر ڈیپارٹمنٹ کا جواب آنا ہے تو وہ اسی legislative business کے لئے آنا ہے۔ آپ براہ مہربانی یہ ڈائریکشن دے دیں کہ رپورٹ جلد بھجوائیں نیز جب ممبران کو مزید بزنس دیں تو ان کو کہیں کہ یہ اپنا law update کریں۔ مگر خدارا! یہ نہ کریں کہ ایک ایک کمیٹی کی میٹنگ 26/26 دفعہ ہو۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! ٹھیک ہے۔ انشاء اللہ آئندہ اس کو یقینی بنایا جائے گا۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! رانا آفتاب صاحب نے جو point raise کیا ہے اس کے جواب میں آپ نے فرمایا ہے کہ آئندہ سے کوشش کی جائے گی۔ اس سے پہلے بھی کئی دفعہ کوشش کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے اس سلسلہ میں کیا یہ مناسب نہیں ہو گا کہ جب کسی بل سے متعلقہ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی جائے تو اس میں ساتھ یہ درج ہو کہ اس پر کتنی میٹنگز ہوئی ہیں اور ان میٹنگز میں مختصراً کارروائی کیا ہوئی ہے۔ بعض بل ایسے ہیں کہ جو دو دو سال سے یہاں پر پیش ہوئے اس کے بعد وہ کمیٹی کو ریفر ہوئے اس میں عورتوں پر تشدد کے حوالے سے محترمہ انجم امجد کا ایک بل تھا، دو سال سے اس کا پتا نہیں چلا کہ اس کا کیا ہوا؟ اسی طرح سے اور دوسرے بل ہیں جو سالہا سال سے پینڈنگ پڑے ہیں اور اس میں گورنمنٹ کی باقاعدہ intention ہے کہ یہ چیزیں دوبارہ ہاؤس میں نہ آئیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ رانا صاحب! اس میں رولز کے مطابق یہ ہے کہ جب کسی کمیٹی کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے تو اس وقت اس رپورٹ کو ڈسکس کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ کسی اور stage پر کمیٹی کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ آپ لوگوں نے عین اس وقت جب کہ یہ رپورٹس پیش ہو رہی ہیں یہ سوال کیا ہے تو آپ کا یہ پوائنٹ valid ہے۔ جب کوئی رپورٹ lay کی جاتی ہے تو اس وقت آپ ڈسکس کر سکتے ہیں یا پوچھ سکتے ہیں کہ اس کمیٹی کی کتنی میٹنگز ہوئیں اور اس میں کیا کارروائی ہوئی یہ رولز میں provided ہے کہ discussion اس وقت ہو گی جب کمیٹی کی طرف سے کوئی رپورٹ

layکی جائے گی۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! جب ہم چیئرمین یا سپیکر کو پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں تو اس چیز کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اس کمیٹی میں بہتری پیدا ہو، اس میں اصلاح پیدا ہو اور اس میں تیزی آئے۔ یہ اسمبلی legislationکے لئے بنی ہے۔ ہم اس لئے پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں کہ standing commiteeکو بھی تنبیہہ ہو جائے۔ جس طرح رانا صاحب نے ابھی کہا ہے کہ Domestic Violence Bill, 2004ابھی تک pendingپڑا ہے۔ حمیرا اویس کا ایک بل ہے وہ بھی pendingپڑا ہے، دو تین ایسے اور بل ہیں جو بڑے اہم بل ہیں، وہ pendingپڑے ہوئے ہیں اگر وہ بل نہیں آنے تو اس کی کوئی نہ کوئی رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جائے کہ اس بل کے یہاں پر دیر سے آنے کی وجوہات کیا ہیں۔ اس طرح اسمبلی کی کارروائی میں خوبصورتی بھی پیدا ہوتی ہے اور وقت بھی بچتا ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بگو صاحب! اس میں صورتحال یہ ہے کہ جب کوئی کمیٹی کسی بات کو considerکر رہی ہوتی ہے رولز کے مطابق اس وقت اس پر ایوان میں بات نہیں کی جا سکتی۔ یہ بات آپ سپیکر صاحب سے ان کے چیمبر میں کر سکتے ہیں۔ اگر اسمبلی سیکرٹریٹ کے بارے میں کوئی بات ہو تو وہ بھی آپ ان سے چیمبر میں کر سکتے ہیں۔ یہاں پر یہ باتیں اس وقت discussہو سکتی ہیں جب کوئی رپورٹ layکی جائے جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ یہ بات جو آپ کہہ رہے ہیں کہ کسی بل یا رپورٹ میں delayہے تو آپ سپیکر صاحب کو مل لیں ان کے پاس اتھارٹی ہے۔ آپ ان سے مل کر اپنی بات کر سکتے ہیں اور اس کو expiditeکرنے میں یا اس میں بہتری کی صورت پیدا کرنے میں آپ ان سے تعاون حاصل کر سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب محمد حسنین خان بوسن مجلس قائمہ برائے مال، بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

رپورٹ (توسیع)

مسودہ قانون پرائیویٹ قرض دہی پر پابندی مصدرہ 2003 کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

(جو زیر التواء ہوئی)

جناب محمد حسنین خان بوسن: شکریہ۔جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003 moved by Mrs. Humaira Awais Shaid کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔دسمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین: کیا توسیع کر دی جائے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! میں آپ سے رہنمائی چاہوں گا کہ یہ جو motion پیش ہوئی ہے کہ May I oppose it?

جناب چیئرمین: رانا صاحب! oppose نہیں کر سکتے۔آپ اس کو discuss کر سکتے ہیں۔رولز میں ہے کہ---

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! اگر میں oppose نہیں کر سکتا تو under which Rule.

جناب چیئرمین: رانا صاحب! آپ بے شک رولز دیکھ لیں۔اس میں یہ بات لکھی ہوئی ہے---

رانا ثناء اللہ خان: You are in Chair تو آپ سے ready reference جو ہے---

جناب چیئرمین: رانا صاحب! باقی رولز میں یہ موجود ہے کہ جہاں پر oppose کرنا ہوتا ہے اور پھر اس کے بعد ہی discussion ہوتی ہے۔وہ اور بات ہے جو کمیٹی کی رپورٹ ہے اس کو صرف آپ اس حد تک discuss کر سکتے ہیں کہ یہ رپورٹ جس طرح کہ پہلے بگو صاحب!---

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! کس Rule کے تحت میں discuss کر سکتا ہوں۔میری understanding تو یہ ہے کہ میں اسے oppose کرنے کے بعد ہی discuss کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! میرے خیال میں اگر آپ کے پاس کتاب ہے تو آپ متعلقہ رولز پڑھ

لیں۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئر مین! میں نے آپ کے سامنے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا ہے تو اس کو redress تو آپ نے کرنا ہے۔ I want to oppose it میں عرض کر دوں کہ I want to oppose it اور اس کا مطلب یہی ہے کہ میں اس کو discuss کروں گا تو اگر میں نہیں کر سکتا یا تو آپ مجھے allow کر دیں یہ being in Chair آپ کی اتھارٹی ہے کہ Whether it is provided in the Rules or not آپ مجھے allow کر سکتے ہیں یا مجھے allow کر دیں یا پھر مجھے بتائیں کہ میں کیوں اسے oppose نہیں کر سکتا؟

جناب چیئر مین: رانا صاحب! میں نے یہ عرض کیا تھا کہ جب رپورٹ lay کی جاتی ہے تب discussion ہو سکتی ہے۔ اس وقت یہ توسیع کے لئے اجازت لی جا رہی ہے۔ اب اس پر صرف سوال یہی ہو گا کہ توسیع کر دی جائے۔ اس کا جواب "ہاں" یا "ناں" میں ہو گا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئر مین! آپ نے جو پڑھا ہے۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ اس میں توسیع کر دی جائے۔ اب جو بھی motion اس ہاؤس میں پیش ہو گی تو اس کو oppose کرنے کا ایک طریق کار رولز میں درج ہے۔ اگر اس particular motion کو oppose نہیں کیا جا سکتا تو Under which Rule? میری understanding یہ ہے کہ اس کو oppose کیا جا سکتا ہے اور اس کے بعد discuss کیا جا سکتا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ اس کو discuss کر سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین: رانا صاحب! یہ presentation of report نہیں ہے۔ ابھی رپورٹ فائنل ہو کر جب پیش ہوتی ہے تب آپ discuss کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ discussion کا کوئی سوال ہے نہ oppose کرنے کا۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئر مین! Is it not a motion?

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئر مین! یہ motion move ہوئی ہے اور جب motion move ہوتی ہے تو اس کو oppose کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ یہ motion move ہوئی ہے ناں The motion moved is کہ اس کا ٹائم extend کریں۔ یہ motion move ہوئی ہے تو اس پر یہ oppose کریں یا اس کو کیا کر سکتے ہیں کیونکہ کسی بھی motion کو oppose کیا جا سکتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئر مین! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ محترم وزیر قانون سے اس سلسلے میں استفادہ کیا جائے۔ (قہقہے)

جناب چیئر مین: جی، راجہ صاحب! آپ اس پر کچھ وضاحت کریں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئر مین! جس پیرائے میں رانا ثناء اللہ صاحب نے بات کی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف ان کی رائے تھی بلکہ پورے اس معزز ایوان کی رائے ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی سے متعلق ابہام ضرور پایا جاتا ہے کہ وقت پر رپورٹس نہیں آتیں اور جناب بھی مجھ سے اتفاق کریں گے کہ میں نے اس سے پہلے خود یہاں پر اس بات کو point out کیا تھا کہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کو آپ تھوڑا سا پابند فرما دیں کہ جلد از جلد رپورٹس آنی چاہئیں اور extension کے لا متناہی سلسلے کو روکا جائے اور اسی پیرائے میں رانا صاحب نے بات کی تھی اور میرے خیال میں تھوڑا سا ابہام اس حوالے سے ضرور پایا جاتا ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کے معاملات کو درست کرنے کی ضرورت ہے اور میں بڑے واضح طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں۔ اگر تحریک پیش ہو گی تو پھر اس کو oppose کیا جا سکتا ہے لیکن precedent یہ چل رہا ہے کہ کوئی oppose نہیں کرتا اور سنی ان سنی ہو کر یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ توسیع کی جاتی ہے اور یہ بھی نہیں بتایا جاتا کہ ایوان کتنی توسیع کرے بلکہ chair اپنی طرف سے یہ فرما دیتی ہے کہ تین مہینے کی توسیع کر دی گئی۔ ایوان تین مہینے کی توسیع نہیں کرتا۔ یہ چیئر کہہ دیتی ہے کہ تین مہینے کی توسیع کر دی گئی ہے اس لئے اگر آپ تحریک پیش کرتے ہیں اور کوئی معزز رکن اس کو oppose کرتا ہے تو پھر ان کی رائے لے لیں کہ اس میں کتنی توسیع کی جائے اور یہ بھی بات سامنے آ جائے کہ کتنی میٹنگز ہو چکی ہیں اور ان میٹنگز میں کیا کارروائی ہوئی ہے تاکہ اس معزز ایوان کو پتا چل سکے کہ کمیٹی کی کارکردگی کیا رہی ہے؟

جناب چیئر مین: راجہ صاحب نے کہا ہے کہ توسیع کا پتا نہیں ہوتا کہ کس حد تک توسیع دی جا رہی ہے حالانکہ جب بھی کسی معاملے میں توسیع کی درخواست آتی ہے، کوئی motion آتی ہے تو اس میں یہ mention ہوتا ہے کہ فلاں date تک اس میں توسیع کر دی جائے۔ یہ چیئر مین کی طرف سے suggestion ہوتی ہے اور اس پر جب آپ لوگ "ہاں" کہتے ہیں تو توسیع کر دی جاتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئر مین! رولز میں ہے کہ جو بھی motion آئے گی under the Rule وہ oppose ہو سکتی ہے۔ اب رانا ثناء اللہ صاحب نے اس کو oppose کر دیا ہے۔ انہوں نے

oppose کیا ہے He will give a reason میں بھی oppose کرتا ہوں کہ اس کو کیوں extend کیا جائے let the Parliamentary Secretary یا Chairman Standing Committe say. کہ کیا وجوہات ہیں، کیا problems ہیں، وہ بتائیں گے Then the question will be put before the House کہ اس کو کتنا ٹائم دیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم کہیں کہ اس کو تین دن کے اندر اندر کر کے لائیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئر مین! میں اس کو oppose کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی request کرتا ہوں کہ جو motion پیش کی گئی ہے اس کی ایک کاپی بھی ہمیں فراہم کر دی جائے تاکہ ہم اس پر بات کر سکیں۔

جناب چیئر مین: اس بارے میں دونوں طرف سے آپ کی آراء آچکی ہیں تو اس پوائنٹ آف آرڈر کو میں کل تک pending کرتا ہوں اور اس motion کو بھی کل پیش کیا جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں اس مقدس اور معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف کرانا چاہتا ہوں کہ آج کے اخبارات میں ہمارے محترم رانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے یہ بات آئی ہے کہ دو حکومتی ارکان ایسے تھے جو شراب پی کر ایوان میں غل غپاڑہ کر رہے تھے تو میری اس ایوان سے استدعا ہے کہ اس میں ظاہر ہے کہ ایوان میں ان لوگوں کا نام تو نہیں آیا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ پورے ایوان کی اس میں کوئی عزت نہیں ہوئی اور خاص طور پر حکومتی ارکان کے بارے میں کہا گیا ہے۔ میں شکر الحمد للہ دعوے کے ساتھ کہتا ہوں اور میرے خیال میں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ حکومتی ارکان میں زیادہ تر لوگ باوضو رہتے ہیں (قہقہہ)

اس بات پر میرا خیال ہے کہ مضحکہ کی ضرورت نہیں ہے اور میں نے اللہ کو سامنے رکھ کر یہ بات کہی ہے اور کم از کم میں اپنے بارے تو یہ کہوں گا کہ میں اس بات پر قائم ہوں اور اللہ سن رہا ہے لیکن جب یہ بات ہمارے بارے میں کہی گئی ہے تو اس میں عوام کو کیا message دیا گیا۔ عوام کو تو یہی کہا گیا ناں کہ یہاں لوگ شراب پی کر غل غپاڑہ کرتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم سب آخر ایم۔پی۔اے ہیں اور بار بار اخبارات میں یہ کہا جا رہا ہے کہ ایم۔پی۔اے کیا ہیں اور ہم عوام کو message یہ دے رہے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ خدا نہ کرے کہ ہم کوئی ایسی مخلوق ہیں جو کوئی شاید parasites ہیں یا کوئی عوام پر بوجھ ہیں اور اگر یہی حالات رہے تو پھر عزت نہ ادھر ہوگی نہ ادھر ہوگی تو میں یہ استدعا کرتا ہوں کہ اس کی تردید کی جانی چاہئے اور اگر لوگوں کے اندر کوئی ایسے کردار ہیں تو وہ بھی اپنا محاسبہ کریں لیکن سب کو اس میں مت لپیٹیں۔ بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہ بات واضح کردوں کہ یہاں پر کسی کی ذات کو under discussion نہیں لایا جا سکتا اور نہ ہی کسی کا نام لے کر کسی کے متعلق بات کی جا سکتی ہے اس لئے براہ مہربانی آپ سب حضرات معزز ممبران ہیں اور یہ بات درست ہے کہ ہمیں بات کرتے ہوئے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ ہمارے ایم۔پی۔اے صاحبان کی عزت اور جو اسمبلی کی عزت ہے وہ مجروح نہ ہو جب کچھ دوست زیادہ جذباتی ہو جاتے ہیں تو اس سے ان کے متعلق باتیں کرنے سے ابہام ہوتا ہے۔ اگر رولز کے مطابق بات کی جائے گی اور رولز observe کئے جائیں گے تو کوئی ابہام نہیں ہوگا، کوئی ایسی بات نہیں ہوگی تو میں یہ چاہوں گا کہ اس کو under discussion لانے کی بجائے سب حضرات آئندہ احتیاط کریں، رولز observe کرتے ہوئے رولز کے مطابق گفتگو کریں تو انشاء اللہ پھر کسی کو کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

جناب سمیع اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: اب Call Attention Notice لیتے ہیں اس کے بعد موقع دوں گا یہ دو نوٹس ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب میں پچھلے دو تین روز سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ پارلیمانی روایت ہے اور اس ہاؤس کی بھی روایت ہے اور جو اس ہاؤس سے سیاسی جماعتیں ہیں ان کی بھی ایک تاریخ اور روایات ہیں۔[**************************]

جناب چیئرمین: میں سمیع اللہ خان صاحب کی جذباتی باتیں جو میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ رولز کے خلاف ہیں کسی کی ذات سے متعلق ہیں اور ان کے conduct کو reflect کرتی ہیں، میں وہ تمام باتیں جو انہوں نے کہی ہیں کارروائی سے حذف کرتا ہوں کیونکہ وہ رولز کے خلاف ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: انہوں نے بات پوری کر لی ہے اور میں نے اس کے بعد اپنی رولنگ دی ہے۔
جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ ٹیکنیکل بات سن لیں۔ آپ نے فیصلہ دیا ہے۔ آپ کی جتنی proceeding ہے وہ نیٹ پر چل رہی ہے۔ ان کی گفتگو ساری انٹرنیٹ پر لوگوں نے سن لی ہے۔ وہ ریکارڈ بھی ہو گئی ہے۔ وہ میرے کمپیوٹر پر ریکارڈ بھی ہو گئی ہے آپ یہ حذف کر بھی دیں that is a document وہ آپ کیسے حذف کریں گے؟ ایک بات تو ہو گئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ہم نے اپنے ریکارڈ سے حذف کیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: سمیع اللہ صاحب نے جذباتی بات کی ہے جو بھی کی ہے اس نے کہا ہے کہ From where the power derives وہ سب بات ہو گئی ہے لیکن جب آپ حذف کرتے ہیں وہ تو اب لوگوں نے سن بھی لی ہے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! اگر آپ ممبر اپوزیشن ہیں، اگر گورنمنٹ کی ایک پالیسی ہے جس میں جب آپ لوگ کوئی نقص نکالتے ہیں تو یہ گورنمنٹ کا concept ہے آپ کا concept نہیں ہے اگر اس کا کوئی فائدہ یا نقصان ہے تو گورنمنٹ کو ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! آپ میرا پوائنٹ ہی نہیں سمجھے۔ پوائنٹ یہ ہے کہ آپ نے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں، نیٹ پر یہ ریکارڈ ہو گئی ہے اور انٹرنیٹ پر لوگوں نے سن بھی لیا ہے تو اس کا فائدہ کیا ہے؟ مجھے بتائیں۔

جناب چیئرمین: اس کا فائدہ یہ ہے کہ رولز observe ہو رہے ہیں۔ رولز میں یہ ہے کہ اس قسم کی باتیں کارروائی سے حذف ہوتی ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: رولز کیا ہیں، اب نیویارک میں ایک آدمی نے ریکارڈ کر لیا ہے اس کا آپ کیا کر سکتے ہیں، اگر صبح نیویارک ٹائمز میں آ جائے تو؟

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں، یہ Call Attention Notice نمبر 455 ہے ملک اصغر علی قیصر اور حاجی محمد اعجاز صاحب!

ٹاؤن شپ لاہور میں پولیس ملازمین کے ہاتھوں خاتون کے اغوا اور اجتماعی زیادتی پر حکومتی کارروائی کی تفصیل

ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر اعلیٰ صاحب از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 10۔ نومبر 2005 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق حوالدار رحمت، کانسٹیبل عابد نے اپنے ساتھیوں ظفر وغیرہ کے ہمراہ ٹاؤن شپ لاہور سے شازیہ نامی خاتون کو اغوا کر کے اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا اور بعد ازاں اسے کارروائی کرنے پر سنگین نتائج کی دھمکیاں دے کر چھوڑ دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب شازیہ نے متعلقہ تھانہ میں اس سلسلہ میں مقدمہ درج کرنے کے لئے درخواست دی تو پولیس نے پیٹی بند بھائیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعد ازاں اعلیٰ افسران کی مداخلت پر دونوں اہلکاروں سمیت چار افراد کے خلاف زناء بالجبر کی دفعات کے تحت مقدمہ درج ہونے کے باوجود ابھی تک ان سرکاری اہلکاروں کو ان کے پیٹی بند بھائی گرفتار نہ کر رہے ہیں اور وہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سرکاری ملازمین کو گرفتار کرنے اور ان کے سرپرست پولیس افسران کے خلاف ای اینڈ ڈی رولز کے تحت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین!۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! جواب آ جائے تو اس کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر کر لیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب چیئرمین! جواب دینے کا جو مرحلہ ہے اس سے متعلقہ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے اور یہ پوائنٹ آف آرڈر میں نے اس سے پہلے بھی raise کیا تھا کہ یہ Call Attention Notice کا concept اس لئے رکھا گیا تھا اور اس میں رولز 62 میں یہ درج ہے کہ:

> A Member may, with the consent of the Speaker, call the attention of the Chief Minister to any matter involving the law and order situation in the Province, through a "Call Attention Notice."

تو یہ معاملہ جو تھا اس کا concept ہی یہ تھا جب اس کو legislate کیا گیا، جب یہ رولز فریم کئے گئے تو اس کا مقصد یہ تھا کہ ایک ممبر Cheif Executive اور Cheif Minister of the Province کی attention draw کر سکے any matter involving law and order situation اب اس کے بعد پھر سہولت کے لئے بعد میں یہ ایک amendment کی گئی کہ اگر چیف منسٹر ناگزیر مصروفیات کی بناء پر نہ آ سکیں تو اس کا جواب لاء منسٹر دے سکیں گے لیکن اب یہ روٹین بنا دی گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ ہمارا تیسرا پارلیمانی سال مکمل ہو رہا ہے میری معلومات یا یادداشت کے مطابق ابھی تک ایک مرتبہ بھی کوئی ممبر اس بات میں کامیاب نہیں ہو سکا کہ وہ چیف منسٹر کی attention draw کر سکے to any matter involving law and order situation ہر مرتبہ لاء منسٹر صاحب ہی جواب دیتے ہیں تو اس سلسلے میں آپ کوئی direction فرمائیں یا لاء منسٹر اس بات کی وضاحت فرمائیں کہ کیا کبھی یہ ممکن ہو سکے گا کہ رولز 62 کی requirement ہے کہ کوئی ممبر اس کوشش میں کامیاب ہو سکے کہ any matter involving law and order situation کی attention چیف منسٹر کی طرف draw کر سکے جبکہ اس وقت ملک کی صورتحال یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال تباہ ہو کر رہ گئی ہے، اب ڈاکوؤں اور باقی قتل کی وارداتوں کو چھوڑیں اب یہ ایک تسلسل کے ساتھ پچھلے ایک ماہ سے روزانہ کوئی نہ کوئی بچہ اغوا ہوتا ہے، اغوا برائے تاوان اور دوسرے تیسرے دن پتا چلتا ہے کہ تاوان کی رقم ادا نہیں کی گئی اور اس بچے کو ذبح کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! آپ نے لاء منسٹر صاحب سے یہ سوال کیا ہے کہ کیا rule 62 کو compliance کیا جا سکے گا؟ رانا صاحب! آپ بیٹھ جائیں اس کا جواب سنیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! شکریہ۔ رانا صاحب نے یہ جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے یہ آج کوئی پہلی دفعہ نہیں ہے۔ یہ متعدد بار یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھا چکے ہیں اور اس کو rule out فرما چکے ہیں کیونکہ قواعد وضوابط کے مطابق میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر آپ rule 65 کو پڑھیں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ:

> 65.Mode of raising the question.Upon being asked by the Speaker, the member concerned may raise the question and the Chief Minister or the minister concerned.

منسٹر concerned آتا ہے تو رانا صاحب نے یہ خود بھی فرمایا ہے کہ concerned minister جواب دے سکتا ہے لیکن انہوں نے آگے مزید بات کو بڑھاتے ہوئے یہ کہا تھا کہ کیا کبھی کسی وقت چیف منسٹر خود آکر جواب دیں گے یا نہیں؟ انہوں نے یہ فرمایا ہے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ میں اس وقت جواب دے سکتا ہوں یا نہیں؟ انہوں نے مستقبل کے بارے میں پوچھا ہے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ بات چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لائی جائے گی اور جب کبھی انہوں نے مناسب سمجھا تو وہ ضرور تشریف لائیں گے اور وہ خود بھی جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب! اب یہ کال اٹینشن نوٹس جو ہے اس کا جواب وزیر موصوف دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:

(الف) درست نہ ہے۔ عائد کردہ الزامات میں کوئی صداقت نہ پائی گئی ہے۔

(ب) اس امر میں ابھی کوئی حقیقت نہ ہے کیونکہ جس روز مسماۃ شازیہ دختر محمد اشرف نے تھانہ میں درخواست پیش کی تو اسی روز اس کی درخواست پر مقدمہ نمبر 608/205 بجرم 10، 11، 7، 79 حدود آرڈیننس تھانہ ٹاؤن شپ لاہور درج کیا گیا۔

(ج) درست نہ ہے۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد مقدمہ کے انوسٹی گیشن آفیسر غلام حسین نے ملزمان کی گرفتاری کے لئے جو ریڈ کیا تو وہ دستیاب نہ ہو سکے۔ مورخہ 8-11-2005 کو مدعیہ مقدمہ نے بعدالت جناب علاقہ مجسٹریٹ درخواست بغرض قلمبندی بیان زیر دفعہ 164 ضابطہ فوجداری پیش کی اور مورخہ 10-11-2005 کو مدعیہ مسماۃ شازیہ نے بعدالت ملک محمد بشیر سب جوڈیشل مجسٹریٹ ماڈل ٹاؤن کچہری نے اپنا بیان زیر دفعہ 164 قلمبند کروایا کہ ملزمان نامزد ایف،آئی،آر بے گناہ ہیں۔ مزید مدعیہ اور اس کے والد نے حلفاً بیان بھی دیا ہے کہ ملزمان بے گناہ ہیں اور مقدمہ خارج کیا جائے۔

(د) مدعیہ نے مجاز عدالت کے روبرو حلفیہ بیانات میں ملزمان کی بے گناہی تسلیم کی ہے۔ تاہم اگر کوئی سرکاری ملازم یا افسر کسی مقدمہ میں قصور وار پایا جائے تو ان کے خلاف ہر سطح پر محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے اور اس بارے میں حکومت کی جانب سے بھی اگر کوئی حکم موصول ہو تو اس کی تعمیل کی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! مزید برآں یہ ہے کہ مدعیہ جو ہے اس کے میڈیکل چیک اپ کے لئے کل کی تاریخ مقرر ہے۔ کل اس کا میڈیکل چیک اپ بھی کروایا جائے گا۔ پولیس ملازمین جن کا نام اس میں لکھوایا گیا تھا معطل کر دیا گیا ہے۔ ڈیپارٹمنٹل انکوائری ان کے خلاف آرڈر کی گئی ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ اب مدعیہ نے مزید پانچ لوگوں کے نام دیئے ہیں جن کو شامل تفتیش کر کے تفتیش کا دائرہ مزید بڑھایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب! ٹھیک ہے؟

ملک اصغر علی قیصر: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ جو لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے، یہاں تو بڑے بڑے جوبد معاش ہیں، بڑے بڑے نامی گرامی لوگ ہیں وہ پولیس کے سامنے کھڑے نہیں ہوتے تو ایک جو مظلوم عورت ہے، جس کے ساتھ ظلم ہوا ہے اس کو ہراساں کیا گیا اور یہ جو 164 کا بیان لیا گیا ہے اس پر بھی اب اس میں ایسے جیسے کہ بندہ خاموشی طاری کر لیتا ہے اس کو ہراساں کر کے یہ statement لی گئی ہے اور اس وقت تک نہ ہی ان پر کوئی ریڈ کیا گیا جب تک کہ مدعیہ کو اس پر مجبور نہیں کر دیا گیا کہ وہ اس پر statement دے کہ پولیس والوں کو اس میں بے گناہ بیان کرے لیکن ایک بار جو نامزد ایف آئی آر درج ہوتی ہے اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جو compoundable ہو، ان پر گرفتاری ڈال کر، ان کو arrest کر کے اس کے خلاف پوری پوری investigation ہو کر اس کو

انصاف ملنا چاہئے تھا جو کہ نہیں مل رہا۔

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب! اس میں آپ نے سوال کیا اور انہوں نے پورا صحیح جواب دے دیا ہے۔ اس میں اب میرے خیال میں آپ کا کوئی وضاحتی سوال نہیں ہے۔ اس لئے اب ہم اگلے کال اٹینشن نوٹس کو take up کرتے ہیں۔ اگلا کال اٹینشن نوٹس نمبر 461 جناب ارشد محمود بگو، ڈاکٹر سید وسیم اختر اور سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔

سیالکوٹ میں چودہ سالہ لڑکے کے قتل پر حکومتی کارروائی کی تفصیل

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین!۔۔۔

(الف) ایک موقر اخبار مورخہ 2005-11-14 کی خبر کے مطابق کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ کے علاقہ حسن پورہ پھاٹک میں پسرور روڈ نیکاپورہ کے رہائشی سکول ٹیچر انعام اللہ کے بیٹے 14 سالہ محمد احسن کو نامعلوم ملزمان نے چھری سے شہ رگ کاٹ کر قتل کر دیا اور اس کی نعش پھینک کر فرار ہو گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مقتول ہفتہ کے روز سکول گیا لیکن واپس نہ آیا اور اس کی نعش اتوار کے روز صبح ویران کھیت میں ملی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟ نیز اس قسم کے المناک واقعات کے سدباب کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟ مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین!۔۔۔

(الف، ب، ج)

مختصر حالات مقدمہ اس طرح ہیں کہ مورخہ 2005-11-13 کو انعام اللہ ولد حسن دین قوم جٹ باجوہ ساکن پسرور روڈ سیالکوٹ مدعی مقدمہ نے پولیس تھانہ صدر سیالکوٹ کو بیان تحریر کروایا کہ میں گورنمنٹ پرائمری سکول نور پورہ میں بطور ٹیچر ہوں۔ میرا بیٹا محمد احسن جس کی عمر تقریباً گیارہ، بارہ سال ہے گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 2 میں ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا جو مورخہ 2005-11-12 کو سکول گیا لیکن واپس گھر نہ

آیا جس کی سکول اور گرد و نواح میں تلاش کی گئی لیکن وہ نہ مل سکا۔ آج میں اپنے بیٹے کو تلاش کر رہا تھا کہ محلہ حسنین پورہ نزد ڈیرہ سپال میں کافی لوگ اکٹھے تھے پوچھنے پر پتا چلا کہ وہاں پر ایک نعش پڑی ہے۔ وقوعہ پر جا کر دیکھا تو وہ نعش میرے بیٹے محمد احسن کی تھی جس کو نامعلوم ملزم یا ملزمان نے تیز دھار آلہ قتل سے قتل کر دیا ہے جس پر مدعی کے بیان پر مقدمہ نمبر 536 مورخہ 13-11-2005 بجرم 302(ت، پ) تھانہ صدر سیالکوٹ درج ہوا۔ تفتیش مقدمہ عمل میں لائی جا رہی ہے۔ دوران تفتیش دو اشخاص شاہد ولد محمد یونس قوم شیخ سکنہ حاجی پورہ اور نمبر 2 رفیق عرف رفیقا ولد محمد یوسف قوم راجپوت ساکن پل نیکن، نیکا پورہ کو شامل تفتیش کیا گیا ہے۔ ملزمان کا سراغ لگانے کے لئے مختلف خطوط پر تفتیش جاری ہے۔

جناب چیئرمین! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ آج صبح جب متعلقہ تفتیشی افسر آیا تو اس نے مجھے بتایا کہ رات اے، ایس، پی انوسٹی گیشن جو ہے وہ تفتیش کر رہے تھے تو انہیں تفتیش کے دوران یہ معلوم ہوا کہ ملزم رفیق جو ہے وہ رکشہ ڈرائیور ہے اور اس کے ساتھ یہ بچہ پہلے بھی دیکھا گیا تھا تو اس کا آمنا سامنا انہوں نے ان بچوں کے ساتھ کروایا جو بچے اس رفیق کو بھی پہچانتے تھے اور جو مقتول تھا اس کے بھی دوست تھے تو انہوں نے اس رفیق کو شناخت کیا ہے اور کہا ہے کہ آخری بار اس بچے کو اسی رکشہ میں رفیق کے ساتھ دیکھا گیا تھا تو یہ ایک clue ہمیں ملا ہے۔ اس میں مزید آگے تفتیش کی جا رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس بچے کے متعلق پہلے سے بھی یہ ریکارڈ موجود ہے کہ یہ ایک دو بار گھر سے پہلے بھی اسی رکشہ ڈرائیور کے ساتھ چلا گیا تھا اور دو دو، تین تین دن رہنے کے بعد اس کو واپس لایا گیا تھا اور اب بھی 8 تاریخ سے یہ بچہ سکول سے غیر حاضر تھا۔ 12 تاریخ کا وقوعہ ہے لیکن 8 تاریخ سے یہ چار دن پہلے سے سکول سے بھی غیر حاضر تھا اور شنید یہی ہے کہ رفیق کے ساتھ ہی اس بچے کی دوستی تھی یا تعلقات تھے۔ مزید اس سلسلے میں تفتیش کی جا رہی ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک آدھ دن میں تفتیش کسی نتیجہ پر پہنچ جائے گی اور اصل ملزمان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ (شور و غل)

جناب چیئرمین: جی، معزز ممبران سے درخواست ہے کہ کال اٹینشن نوٹس پر سوال ہو رہا ہو یا جواب ہو رہا ہو تو اسے توجہ سے سنیں کیونکہ یہ بڑا اہم معاملہ ہوتا ہے۔ جی، اب آپ اس پر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہیں گے؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب چیئرمین! میں اس میں تھوڑی سی short statement پر بات کرنا

چاہتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ کال اٹینشن نوٹس دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت کی توجہ دلاؤ نوٹس پر پولیس اور جو متعلقہ تفتیشی ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے اس میں حرکت پیدا ہو جائے۔ میرا خیال ہے کہ یہ میں نے کوئی دسواں یا بارہواں کال اٹینشن نوٹس دیا ہے۔ اگر پولیس چاہے یہ انہوں نے یہ تو observe کر لیا ہے کہ محمد رفیق نامی جو ہے اس کو آخری دفعہ اس کے ساتھ دیکھا گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اگر پولیس چاہے تو چوبیس گھنٹے نہیں بلکہ ایک گھنٹے میں قاتل کا پتا چل سکتا ہے اور اس تفتیش کا حتمی فیصلہ ہو سکتا ہے لیکن اگر اسمبلی میں آج وزیر قانون نے جو یہاں پر جواب دیا ہے تو ابھی تک پولیس نے اس پر اپنی کوئی حتمی رائے نہیں دی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کبھی بھی حتمی فیصلہ منظر عام پر نہیں آئے گا۔ اسمبلی کے علاوہ تو کوئی اتھارٹی یا کوئی ادارہ نہیں ہے کہ جس کا وہ بوجھ یا وزن محسوس کریں گے۔ راجہ صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ پولیس تفتیش کے معاملے میں تساہل سے کام لیتی ہے۔ اتنے بڑے فورم پر یہ Call Attention Notice دیا گیا ہے پھر بھی تساہل سے کام لیا جا رہا ہے۔ حکومت کو اس پر بڑا سخت ایکشن لینا چاہئے۔ صرف تفتیشی ASI موقع پر آیا، نہ SHO آیا اور نہ ہی کوئی دوسرا آیا۔ Call Attention Notice اتنا اہم ہوتا ہے کہ صوبے کے سربراہ، وزیر اعلیٰ نے اس کا جواب دینا ہوتا ہے تو میں آپ کی وساطت سے حکومت سے درخواست کروں گا کہ Call Attention Notice کی اہمیت کو مدنظر رکھا جائے۔ اگر راجہ صاحب مجھے floor پر یہ یقین دہانی کروا دیں کہ اس کی تفتیش پندرہ دن یا ایک مہینے تک مکمل کروالیں گے تو میں اسے press نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! آج صبح سے میرے پاس ایڈیشنل آئی جی investigation آئے ہوئے ہیں، یہاں میرے چیمبر میں وہ موجود ہیں۔ انھوں نے مجھے یہ بریفنگ دی ہے، ان کے ساتھ تفتیشی عملہ بھی موجود ہے۔ سیالکوٹ کے investigation کے جو انچارج ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ معزز رکن ایک مہینے کی بات کر رہے ہیں، ہو سکتا ہے کہ اس کی تفتیش شاید کل مکمل ہو جائے۔ بہر حال اس مقدمے کا جو بھی حتمی چالان مکمل ہو گا، چاہے دو دن، دس دن یا ایک مہینے میں ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد اس کا چالان مرتب کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اس کی نقل محترم دوست کو بھی فراہم کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: اب Call Attention Notice کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس میں co-mover ہوں اور میں نے بھی اس پر بات

کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! ہم نے اس سوال کے اندراج سے یہ بھی پوچھا ہے کہ اس قسم کے المناک واقعات کے سد باب کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟ تسلسل کے ساتھ اب یہ واقعات روزاخبارات کی نظر ہوتے ہیں۔ motive جو بھی ہو، بچے اغواء ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اس حوالے سے اگر سزاؤں میں کوئی سقم ہے، investigation کے معاملات میں کوئی سقم ہے تو اس کو دور کریں کیونکہ اگر کوئی deterrence نہیں ہوگی تو یہ سلسلہ مزید بڑھتا چلا جائے گا۔ وزیر قانون صاحب بتائیں کہ اس سلسلے میں وہ کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! جس طرح سوال میں کہا گیا ہے کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا جائے تو میں ایوان کی میز پر رکھ دیتا ہوں لیکن اگر آپ مجھے statement دینے کے لئے فرماتے ہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔ ہماری حکومت نے برسر اقتدار آنے کے بعد گزشتہ تین سالوں کے دوران امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں۔ پولیس کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں۔ اس کے لئے وقت درکار ہوگا، اگر آپ حکم دیتے ہیں تو میں ابھی اس پر بات کرنے کے لئے تیار ہوں، اگر وقت ہے تو میں تفصیل بتانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ Call Attention Notice پر بحث نہیں ہو سکتی، یہ تو حکومت کے نوٹس میں لانا مقصود ہوتا ہے۔ آپ لوگ نوٹس میں لے آئے اور انہوں نے آپ کو جواب دے دیا۔ یہ یقین دہانی بھی کروادی ہے کہ انشاء اللہ جلد ہی اس کی تفتیش مکمل کر کے حتمی چالان مرتب کر لیا جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! یہ بالکل ٹھیک ہے کہ حکومت کے نوٹس میں چیز آجاتی ہے۔ میں نے یہاں پر ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا کہ ہمارے شہر میں ایک حملہ ہوا اور ایک پارٹی کا نائب قتل ہوا جبکہ ناظم شدید زخمی ہوا۔ میں اس کی تفتیش کے لئے راجہ صاحب کے پاس گیا۔ راجہ صاحب نے کہا کہ اس کی تفتیش کی تبدیلی through proper channel ہوگی اور proper procedure کے بعد ایس۔ایس۔پی رینج کرائم کے پاس فائل آئے گی۔ وزیر قانون

اور آئی جی کے احکامات کے باوجود ابھی تک اس افسر کے پاس فائل نہیں گئی۔اس سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ابھی تک میرے پاس وہ فائل نہیں پہنچی۔اگر اس ایس۔ایس۔پی رینج کے پاس وہ فائل چلی گئی ہے تو راجہ صاحب ہمیں بتادیں تاکہ ہم ان سے رابطہ کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئر مین!گزارش یہ ہے کہ نئے پولیس آرڈر کے تحت change of investigation کے لئے ایک procedure ہے۔اس کو مکمل کرنا پڑتا ہے۔وہ procedure مکمل ہو چکا ہے، میرے پاس ان کا لیٹر آ چکا ہے، میں ابھی اجلاس کے دوران یا اجلاس کے بعد معزز رکن کو یہ لیٹر دے دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: شاہ صاحب!بہت پوائنٹ آف آرڈر ہو چکے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا!میں نے راجہ صاحب کو کچھ کاغذات دیئے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ میں ایک دن میں جواب دے دوں گا۔یہ ہمارے علاقے جھنگ، محکمہ لائیو سٹاک میں بوگس تقرریوں کے حوالے سے ایک معاملہ تھا، وزیر اعلیٰ کی طرف سے بھی اس پر پابندی ہے، ناظم ضلع جھنگ دوبارہ یہ تقرریاں کرنا چاہتے ہیں تو اس سلسلے میں اگر راجہ صاحب وضاحت فرمادیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب چیئر مین: کیا آپ راجہ صاحب سے اس سلسلے میں ملے ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: انہوں نے ہاؤس میں یقین دہانی کروائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ میں ہاؤس کو مطلع کر دوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئر مین!یہ رپورٹ بھی میرے پاس آ چکی ہے۔یہ میرے پاس تشریف لے آئیں میں اس کی کاپی انہیں دے دوں گا۔

جناب چیئر مین: شاہ صاحب!آپ راجہ صاحب سے وہ رپورٹ لے لیں۔جی، محترمہ آپ فرمائیں کیا کہنا چاہتی ہیں؟

محترمہ عابدہ جاوید: جناب چیئر مین!میں نے روز اول سے اب تک ہمیشہ یہ کہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان بڑی قربانیوں کے بعد معرض وجود میں آیا ہے، اس کے حصول کے لئے بہت محنت کی گئی ہے۔قائد اعظم کی ولولہ انگیز قیادت میں یہ کس لئے حاصل کیا گیا تھا؟اس لئے حاصل کیا گیا تھا تاکہ

مسلمان امن و سکون سے اپنی زندگیاں گزار سکیں۔یہاں پر قانون کی بالادستی ہو،یہاں پر انصاف ملے، یہاں پر سچائی کا بول بالا ہو،یہاں پر حق سچ ہو۔جب تک ایسا نہیں ہو گا اس وقت تک پاکستان میں امن وامان قائم نہیں ہو سکتا۔براہ مہربانی جلد از جلد اس نظام کو بدلا جائے اور جیسا کہ آئین میں کہا گیا ہے کہ قرآن وسُنت کے مطابق اس کے قوانین بنائے جائیں۔اسلام ایک معتدل دین ہے۔یہ حق کا دین ہے،سچ کا دین ہے۔اس میں عدالتی،معاشی،معاشرتی،سماجی اور اخلاقی نظام کے بارے میں ہر طرح سے وضاحت کی گئی ہے۔لہذا آئین کے مطابق ملک میں قرآن و سنت کا نظام رائج کیا جائے۔نہ صرف رائج کیا جائے بلکہ اس پر عملدرآمد بھی کروایا جائے کیونکہ implementation کے بغیر یہاں پر امن وامان قائم نہیں ہو سکتا۔اگر ہم اپنے وطن سے وفادار ہیں،اگر ہم سچ چاہتے ہیں،اگر ہم حق چاہتے ہیں،اگر ہم اپنے ملک میں امن وامان چاہتے ہیں اور اپنے عوام کی ترقی چاہتے ہیں،سکون چاہتے ہیں تو پھر ہمیں قرآن وسنت کے نظام کو یہاں پر رائج کرنا ہو گا۔صرف باتوں سے بات نہیں بنے گی اس کے لئے آپ سب لوگوں کو مل کر کوشش کرنی پڑے گی،عملدرآمد کرنا پڑے گا۔جھوٹوں پر تو اللہ کی لعنت ہے۔براہ مہربانی اس کو سنجیدگی سے لیا جائے اور پاکستان کی بقاوسلامتی اور استحکام کے لئے اس پر سچے دل،خلوص نیت،محنت اور دیانت داری سے عملدرآمد کیا جائے۔پاکستان زندہ باد،نعرہ تکبیر، اللہ اکبر۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔آپ کو موقع دیا گیا ہے،آپ کا مؤقف سن لیا گیا ہے۔اب تحریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 173 ہے۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ اسے pending کیا جائے۔لہذا اسے 21 تاریخ تک pending کیا جاتا ہے۔

جناب نجف عباس سیال: جناب چیئرمین! آپ نے فرمایا تھا کہ محترمہ کے بعد آپ مجھے ٹائم دیں گے۔

جناب چیئرمین: جب ایک بزنس ختم ہو جائے تو دوسرا بزنس شروع ہونے سے پہلے آپ پوائنٹ آف آرڈر کر سکیں گے۔پلیز تشریف رکھیں۔تحریک التوائے کار کے بعد آپ کو سنیں گے۔تحریک التوائے کار نمبر 597 بھی محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی ہے اس کو بھی 21 تاریخ تک pending کیا جاتا ہے۔تحریک التوائے کار نمبر 664 محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی ہے یہ بھی ان کی request پر 21

تاریخ تک pending کی جاتی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب چیئرمین! یہ اوپر والی گیلری بھی اسمبلی کا حصہ ہے لیکن یہاں پر reading material provide نہیں کیا جاتا ہے اور آپ کی توجہ بھی بڑی مشکل سے ملتی ہے تو مہربانی فرما کر اسمبلی سٹاف کو direct کریں کہ یہاں پر بھی reading material دیا جائے۔ مائیک نہ ملنے سے ہم لوگ گونگے تو ویسے ہی ہو جاتے ہیں لیکن reading material نہ دے کر ہمیں اندھا تو نہ کریں۔ آخر ہم بھی اسمبلی کا حصہ ہیں لہذا مہربانی فرما کر سٹاف کو direct کریں کہ یہاں پر بھی reading material circulate کیا جائے جیسا کہ باقی جگہ کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ آپ کو material مہیا کیا جائے گا۔ آپ نیچے تشریف لے آئیں تو زیادہ بہتر ہے لیکن اگر آپ وہاں بیٹھنا پسند کرتے ہیں تو آپ کو وہیں مہیا کیا جائے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! پھر آپ رولنگ دے دیں کہ یہ اسمبلی کا حصہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، material پہنچائیں۔

جناب نجف عباس سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: تحاریک التوائے کار کے بعد۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب چیئرمین! تحریک التوائے کار نمبر 441 کو take up نہیں کیا گیا۔

جناب نجف عباس سیال: جناب والا! مجھے بھی ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: میں نے آپ سے عرض کیا ہے کہ دوسرا بزنس شروع ہونے سے پہلے آپ کو ٹائم دوں گا۔ پلیز رولز کے مطابق چلنے دیں۔

جناب نجف عباس سیال: جناب والا! مجھے صرف ایک شعر سنانے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ لابی میں شعر سنا لیں۔ ملک اصغر علی قیصر صاحب! یہ تحریک 18 تاریخ تک pending ہے۔ میں نے پہلے اسے دیکھا تھا لیکن یہ 18 تاریخ تک pending تھی۔ تحریک التوائے

کار نمبر 665 شیخ اعجاز احمد صاحب کی طرف سے ہے۔

فیصل آباد کے علاقہ رضا آباد میں گندے نالے کی وجہ سے رہائشیوں کو مشکلات کا سامنا

شیخ اعجاز احمد: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ پی پی۔72 فیصل آباد کے علاقہ رضا آباد، کمال آباد اور اس سے ملحقہ آبادیوں سے گزرتا ہوا base line کے ساتھ ساتھ گندہ نالہ ہے جو تقریباً پانچ چھ فٹ چوڑا ہے۔ اوپن ہونے کی وجہ سے گرد و غبار اور مٹی وغیرہ سے پانی جم جانے کی صورت میں وہ اکثر ایک دلدل کی صورت اختیار کر جاتا ہے جس سے علاقے میں کئی قیمتی انسانی و حیوانی اموات واقع ہو چکی ہیں۔ متعدد بار متعلقہ محکموں کو شکایت کی گئی ہے لیکن تاحال کوئی ردعمل نہ ہوا ہے۔ موقع پر نہ صرف گندگی اور تعفن کی وجہ سے علاقہ میں طرح طرح کی بیماریاں پھیل رہی ہیں بلکہ خطرہ لاحق رہتا ہے کہ کوئی نیا حادثہ رونما ہو جائے۔ اس گندے نالے کے کھلے ہونے کے باعث اور گندگی اور تعفن کی وجہ سے علاقہ کے عوام بالعموم اور فیصل آباد کے عوام بالخصوص سخت ذہنی کوفت کا شکار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! یہ مذکورہ گندہ نالہ برساتی پانی کے نکاس کے لئے بنوایا گیا تھا تاکہ بارش کے دوران لوگوں کو کسی قسم کا مسئلہ پیش نہ آئے مگر علاقے کے لوگوں نے اپنے گھروں کے گندے پانی کا نکاس بھی اس نالے کے ساتھ منسلک کر دیا ہے اور یہ برساتی نالہ گندے پانی کے اخراج کے لئے استعمال ہونے لگا ہے۔ جہاں تک صفائی کا تعلق ہے تو اس نالے کی صفائی بمطابق شیڈول یعنی مقامی انتظامیہ صفائی کا جو بھی شیڈول طے کرتی ہے اس کے مطابق ہوتی رہتی ہے لیکن اس نالے کی لمبائی 3.8 کلومیٹر ہے اس لئے محترم رکن جو یہ فرماتے ہیں کہ اس کو cover کر دیا جائے تو فی الحال وہ ممکن نہیں ہے کیونکہ اس کی لمبائی پونے چار کلومیٹر بنتی ہے۔ اگر اس کو ڈھانپ دیا جائے تو پھر اس کی صفائی ناممکن ہو جائے گی لیکن ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی منظوری سے ایک سیور لائن برائے محلہ اعظم آباد لگائی گئی ہے اور دیگر محلہ جات کو سیور فراہم کرنے کے لئے 25 ملین کی سکیم

زیر غور ہے۔انشاء اللہ وسائل فراہم ہونے پر اس کی منظوری ہو گی اور اس پر کام کیا جائے گا۔ پھر یہ نالہ بارشی پانی کے لئے استعمال ہو گا اور گندگی کا احتمال نہیں ہو گا لیکن اس کے باوجود میں معزز رکن سے استدعا کروں گا کہ اگر اس کی صفائی سے متعلقہ کوئی مسئلہ ہے یا اس کے بارے میں temporary ad hoc arrangement کرنے کا مسئلہ ہے تو جیسے یہ حکم دیں گے مقامی TMA یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو تنبیہہ کر دی جائے گی اور انہیں ہدایت کی جائے گی کہ اس پر عمل کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! راجہ صاحب نے اس نالے کے حوالے سے جو صورتحال یہاں پر رکھی ہے محکمے نے تو صحیح information انہیں بہم پہنچائی ہے۔ انہوں نے جو فرمایا ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اسے بنانے کے لئے 25 ملین روپے دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور انہوں نے سیور لائن بھی بچھائی ہے۔راجہ صاحب! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔یہ بات بھی یہاں تک درست ہے۔

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔خاموشی سے سنیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب چیئرمین! یہ بات بھی درست ہے کہ محلہ اعظم آباد تک سیور لائن بچھا دی گئی ہے لیکن اس سے آگے سیور لائن نہیں بچھی۔جہاں تک سیور لائن بچھائی گئی ہے اس کے فوری بعد ایک بہت بڑا قبرستان ہے۔آپ یقین کریں کہ جب لوگ جنازہ لے کر اس قبرستان میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو وہ وہاں داخل نہیں ہو پاتے بلکہ میت کو گاڑیوں پر لاد کر اس سڑک سے پار کروانا پڑتا ہے۔ پھر وہ قبرستان میں پہنچتی ہے۔وہاں پر ایک مردے کا یہ حال ہوتا ہے تو زندہ انسان جو وہاں پر رہ رہے ہیں ان کا کیا حال ہو گا؟ وہاں پر میت کو گاڑی میں لاتے ہیں پھر اسے قبرستان تک پہنچایا جاتا ہے اور قبرستان پہنچانے کے بعد لوگ اپنی اپنی وہیکلز پر دوسرے راستے سے اس قبرستان میں داخل ہوتے ہیں۔اس حوالے سے لوگوں میں شدید رد عمل پایا جاتا ہے۔یہاں پر تحریک التوائے کار دینے کا صرف یہ مقصد ہے کہ ایک تو علاقے کے لوگوں کا مسئلہ حل ہو جائے اور دوسرا جو تعفن اور گندگی پھیل رہی ہے۔ابھی کل جب ہیلتھ پر عام بحث تھی وہ بد قسمتی سے نہ ہو سکی۔جب حکومت ہیلتھ پر اتنا زیادہ بجٹ صرف کر رہی ہے تو اگر ہم بنیادی چیزوں پر توجہ دیں گے تو پھر اس کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ آپ راجہ صاحب سے یہ پوچھ لیں کہ سیور لائن کب تک بچھ جائے گی؟ یہ ensure کروادیں۔اگر سیور لائن جلدی بچھ جائے اور اس نالے کو بند کر دیا جائے کیونکہ اس کا ایک maximum portion بند بھی ہو چکا ہے۔اب وہاں پر پانی کا flow اس طریقے سے نہیں آ رہا کہ

اسے نالے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اگر اسے بند کر دیا جائے اور ساتھ سیور لائن دے دی جائے تو یہ اس کا ایک بہت اچھا alternate ہو جائے گا۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور اس سے کم از کم دس ملحقہ آبادیاں affect ہو رہی ہیں۔ لہذا یہ اس بات کی یقین دہانی کرا دیں کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے بجٹ سے وہاں پر سیوریج لائن ڈال دی جائے گی اور ہاؤس کو اس کا کوئی alternate بتا دیں تو مجھے اسے پریس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب نے بڑا واضح کہا ہے کہ اس کے لئے اتنی رقم مختص کی ہے۔ جی، راجہ صاحب! آپ اس میں مزید کچھ فرمانا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں اس میں صرف دو باتیں عرض کرنا چاہوں گا کہ معزز رکن نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ واقعی یہ باتیں وہاں پر ہوں گی، یہ اس علاقے کی نمائندگی کرتے ہیں۔

جناب والا! میں صرف دو باتیں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں ایک یہ کہ ہم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو لکھیں گے کہ جتنا جلد از جلد ممکن ہو سکے اس سیور لائن کو بچھایا جائے۔ دوسری بات جو انہوں نے قبرستان سے متعلقہ کی ہے کہ قبرستان میں جانے کے لئے وہاں پر انتہائی دشواری پیدا ہوتی ہے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر باقی نالے پر چھت نہ بھی ڈالی جا سکے تو معزز رکن میرے ساتھ بات کر لیں تو ہم جو متعلقہ بلدیاتی ادارہ ہے اس کو direct کر سکتے ہیں کہ کم از کم قبرستان کے راستے تک اس کو ڈھانپ دیا جائے تاکہ وہاں پر گزرگاہ بن سکے۔ اس کے لئے اگر معزز رکن مجھے تفصیل بتائیں گے تو انشاءاللہ It will be done.

جناب چیئرمین: جی، شیخ صاحب! ٹھیک ہے؟

شیخ اعجاز احمد: جناب والا! راجہ صاحب شاید اس بات کو understand نہیں کر سکے۔ جو وہاں پر base line ہے اس پر یہ نالہ چل رہا ہے۔ جو سیوریج لائن ڈالی گئی ہے، جہاں تک سیور لائن ہے وہاں تک تو ٹھیک ہے کہ پانی سیور میں چلا جاتا ہے لیکن اس کے بعد وہ روڈ کے اوپر آ جاتا ہے جس کی وجہ سے وہاں پر blockage ہو جاتی ہے اور بہت زیادہ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہاں بہت بڑا یہ problem ہے۔ میری صرف ان سے گزارش یہ ہے جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ اس کی رپورٹ منگوا لیں اور یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو direction جاری کر دیں کہ اس کا مسئلہ میرے ساتھ بیٹھ کر حل کر لیں۔ میں ان کے ساتھ میٹنگ کر لیتا ہوں، ان کی direction کے بعد میں ان کے

ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہوں تاکہ اس کا کوئی proper solution مل جائے۔ سیور لائن کب تک ڈال دی جائے گی اس کا بھی ensure کروادیں۔ انہوں نے جو اتنی خطیر رقم رکھی ہوئی ہے اس کو صرف استعمال کرنے کی بات ہے۔

جناب چیئر مین: آپ مل لیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو۔۔۔

شیخ اعجاز احمد: جناب والا! یہ بتادیں کہ کب تک سیور لائن کا مسئلہ حل ہو جائے گا؟

جناب چیئر مین: آج آپ وزیر موصوف سے مل لیں آپ کو وہ ensure کروادیں گے کہ کب تک یہ سارا معاملہ حل ہو جائے گا۔

شیخ اعجاز احمد: ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین: اس کو پھر آپ پریس نہیں کرتے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: میرے خیال میں پہلے کچھ تحاریک التوائے کار کو ہو لینے دیں۔ آپ پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر کافی بول چکی ہیں، بڑا اچھا پیغام بھی دے چکی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب والا! وعدے کے مطابق مجھے وقت دیا جائے۔

جناب چیئر مین: آپ تشریف رکھیں۔ یہ بزنس پہلے ختم ہو لینے دیں۔ تحاریک التوائے کار ختم ہو جائیں اس کے بعد آپ کو موقع فراہم کیا جائے گا۔ اب محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 666 ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوسری تحریک التوائے کار نمبر 667 ہے۔ ان دونوں کو 21 تاریخ تک ان کی درخواست پر pending کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ 668 محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی تحریک التوائے کار ہے اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ پھر آگے ان کی ایک تحریک التوائے کار نمبر 669 ہے اس کو بھی pending کیا جاتا ہے کیونکہ ان کی application آچکی ہے۔ پھر ایک ان کی تحریک التوائے کار نمبر 670 کو بھی 21 تاریخ تک pending کیا جاتا ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 671 کو take up کیا جاتا ہے۔ اس میں رانا آفتاب احمد خان، سید ناظم حسین شاہ، ڈاکٹر اسد معظم شامل ہیں۔ رانا آفتاب احمد خان!

ملتان میں ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کے لئے فنڈز اور سٹاف کی عدم دستیابی

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس"۔۔۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا! میں ابھی باہر ہی تھا کہ آپ نے میرا نام پکارا تھا۔

رانا آفتاب احمد خان: شاہ صاحب! آپ پڑھ دیں۔ ملتان سے متعلقہ ہے، آپ پڑھ لیں۔

سید ناظم حسین شاہ: نہیں۔ اب آپ پڑھ دیں۔

رانا آفتاب احمد خان: مورخہ 24۔اکتوبر 2005 کی خبر کے مطابق ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کے لئے فنڈز کا اجراء نہ ہونے سے منصوبہ کھٹائی میں پڑ گیا جبکہ محکمہ صحت ملتان صوبائی حکومت کو مراسلے بھجوا بھجوا کر تھک چکا ہے۔ یہ منصوبہ جو 1998 میں منظور ہوا تھا تقریباً آٹھ سال گزرنے کے باوجود ابھی کاغذی کارروائیوں اور فائلوں سے نہیں نکالا جا سکا۔ دوسری طرف ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کے لئے خرید کردہ لاکھوں روپے کی مشینری کے لئے غیر معینہ مدت تک سٹاف اور فنڈز کی منظوری درکار ہے اور لیبارٹری کے لئے گورنمنٹ پبلک انالسٹ لیبارٹری کی اوپر کی منزل مختص کر کے مشینری بھی رکھوائی جا چکی ہے۔ مگر حکومت کی طرف سے فنڈز اور سٹاف کی منظوری نہ کئے جانے کی خبر کی اشاعت سے پنجاب بھر کے عوام میں شدید اضطراب پایا جانے لگا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب والا! ہم اس کی انکوائری کروا رہے ہیں اس کے بعد اس کا مکمل جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب چیئرمین! تحریک التوائے کار کا طریق کار یہ ہے کہ سرکولیٹ ہونے کے بعد آپ اسے لا سکتے ہیں۔ اس میں simple سی بات ہے کہ کیا 1998 میں اس کا منصوبہ بنا تھا اور

اگر بنا تھا تو آٹھ سال تک اس کو operative کیوں نہیں کیا گیا؟ اب اس پر شاہ صاحب مزید بات کریں گے کیونکہ یہ ملتان کا معاملہ ہے، جنوبی پنجاب کا معاملہ ہے۔ آٹھ سال سے پراجیکٹ شروع ہونے کے باوجود ابھی تک اس کو operative نہیں کیا گیا۔ اس میں انہوں نے کیا انکوائری کرنی ہے اور کیا رپورٹ مانگنی ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب والا! یہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کا کہہ رہے ہیں۔ ابھی ہم visit کر کے آئے ہیں۔ وزیر موصوف نے اس کے بارے میں اس لئے رپورٹ طلب کی ہے کہ اس کو activate کیا جائے۔ یہ منصوبہ ہماری حکومت کا نہیں تھا یہ پچھلے دور حکومت میں بنا تھا اور انہوں نے بند کر دیا تھا۔ ادھورا چھوڑ دیا تھا اور بالکل بند پڑا ہوا تھا۔ ہم نے ہی اسے open کروایا ہے اور ہم اس کو کسی طریقے سے عوام میں لے کر آرہے ہیں۔ وہاں پر ابھی کوئی بندہ بھی appoint کرنا ہے۔ ایسے تو نہیں ہے کہ کوئی ان پڑھ بندہ ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری میں لگا دیں۔ اس کے لئے highly qualified اور گریڈ 19 کا ایک ڈاکٹر بھی چاہئے۔

جناب چیئرمین: آپ پھر اس تحریک کا جواب دے رہی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: یہ میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ اس کا جواب جب مکمل طور پر آجائے گا پھر ہم آپ کو اس کی تفصیل بتائیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ پھر اس تحریک التوائے کار کو pending کروانا چاہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جی، آپ اسے دو دن کے لئے pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک التوائے کار دو دن کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔

The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) (Repeal) Bill 2005 (Bill No 22 of 2005)

کورم کی نشاندہی

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! کورم نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: گنتی کی جائے۔۔۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے اس لئے 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو ایوان میں متعارف کروائے گئے)

مسودہ قانون پنجاب (تنسیخ) تقریبات شادی (امتناع ظاہری نمود و نمائش و بے جا مصارف) مصدرہ 2005

جناب چیئرمین: اب سرکاری کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

> The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) (Repeal) Bill, 2005. (Bill No. 22 of 2005).Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I introduce:

> The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) (Repeal) Bill 2005.

MR CHAIRMAN: The Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Displays and Wasteful Expenses) (Repeal) Bill 2005 has been introduced in the House under Rule 91, sub rule 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report within one month.

مسودہ قانون پنجاب ملازمین کارکردگی، نظم وضبط
اور احتساب مصدرہ2005

MR CHAIRMAN: The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability Bill, 2005(Bill No. 23 of 2005). Minister for Law or S&GAD!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I introduced:

The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability Bill, 2005.

MR CHAIRMAN: The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability Bill, 2005 has been introduced in the House under rule 91, sub rule 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report within one month.

مسودہ قانون (ترمیم) انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ2005

MR CHAIRMAN: The Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2005 (Bill No. 24 of 2005). Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I introduce the Cooperative Societies (Amendment) Bill 2005.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، وسیم صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! ابھی منسٹر صاحب نے ملازمین کی efficiency and accountability کے حوالے سے جو بل introduce کروایا ہے میں یہ عرض کروں گا کہ 2000 Ordinance ایک بدنام زمانہ قانون ہے جو مارشل لاء دور کی یادگار ہے۔ تمام سرکاری ملازمین کے گلے کے اوپر یہ تلوار رکھی ہوئی ہے۔ میں اس سلسلے میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر قانون کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ غریب سرکاری ملازمین کے اوپر یہ جو تلوار لٹک رہی ہے جس سے بہت سارے ملازمین ذبح بھی ہو چکے ہیں اس کے سد باب کا بھی انہیں کوئی بندوبست کرنا چاہئے۔

(اذان ظہر)

MR CHAIRMAN: The Cooperative Societies(Amendment) Bill, 2005 has been introduced in the House under Rule 91 sub rule 5 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Cooperatives for report within one month.

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 18-نومبر 2005 صبح 9 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔